Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23 ربیع الاوّل 1428 ہجری 12 شہادت 1386 ہش 12 اپریل 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 7 اپریل 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُر نور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ (الفرقان:64)

ترجمہ: اور رحمان کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر کے ساتھ نہیں چلتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ۔ وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ۔ (لقمان:20-19)

ترجمہ: اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے مت پھلا اور زمین پر تکبر سے مت چل اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے۔)

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا۔ (بنی اسرائیل:38)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ اکڑ کر مت چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا۔ اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے۔ جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں متفیہق کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا متفیہق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں''

(ترمذی ابواب البر والصلۃ فی معالی الاخلاق)

☆...... ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کے کھانے پر اکسایا، تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا''۔ (متفق علیہ)

☆...... ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اس کو ایک درجہ بلند کرے گا جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے علیین میں جگہ دے گا۔ بہت اونچے مقام پر لے جائے گا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا۔ یہاں تک کہ اسے اسفل السّٰفلین میں داخل کر دے گا'' (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابۃ جلد ۳ صفحہ 76)

☆...... ''ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمع میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے! اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے ''جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے'' (کنز العمال)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہیں کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 1370 الحکم 17 جولائی 1903ء)

''تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد وبارک وسلم تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینا شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 38-437)

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اسکی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہلاک ہوا تکبر ہی تھا'' (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

''اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے

.... دو اہم ارشادات ....

(قسط:2 آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس اہم ارشاد کے متعلق کچھ عرض کر رہے تھے جس میں آپ نے غیر احمدیوں سے رشتہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ آج کی گفتگو میں ہم ایسے ہی ایک اور ارشاد کے متعلق ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ہے:

شروع شروع میں تو احباب جماعت غیر احمدی امام کے پیچھے غیر احمدی مساجد میں نمازیں ادا کر لیتے تھے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا تو غیر احمدی حضرات نے احمدیوں کو اپنی مساجد میں آنے سے منع کر دیا۔ بعض جگہوں پر انہیں زبردستی مساجد سے نکال دیا گیا جن کوزوں میں احمدی وضو کرتے تھے ان کو توڑ دیا جاتا تھا جن چٹائیوں پر نمازیں پڑھتے تھے وہ چٹائیاں جلا دی جاتی تھیں۔ فرش کو اکھیڑ دیا جاتا تھا۔ طرح طرح سے اذیتیں دی جاتیں۔ کفر کے فتوے دیئے جاتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ من ذالک کافر، دجال، ضال مضل کہا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ اعلان کرایا:

''یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعے کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔

(اربعین نمبر 3 صفحہ 34 حاشیہ)

حضور علیہ السلام نے یہ اعلان 1900ء کے آخر پر اپنی کتاب اربعین میں شائع فرمایا اس پر اس زمانہ کے غیر احمدی علماء نے فتح کے شادیانے بجائے کہ وہ احمدیوں کو اپنی مساجد سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن چونکہ ان کی منافقانہ ذہنیت ہے اکثر ناواقف مسلمان جن کو تاریخ کا صحیح علم نہیں ہے آج اُنہیں ملاں یہ بتاتے ہیں کہ دیکھو احمدیوں نے خود ہی عام مسلمانوں سے خود کو الگ کر لیا ہے لیکن آج بھی اگر انہیں کہا جائے کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ احمدیوں نے خود کو عام مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے تو پھر تم کیوں احمدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس پر ان کا تمام جھوٹ خود ہی کھل جاتا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ابتداء میں غیر احمدی علماء نے ہی فتوے دے کر احمدیوں کو اپنے سے الگ کیا ہے ان کو مساجد سے نکالا ہے لیکن درحقیقت ان کے اس فعل کے پیچھے تقدیر الٰہی کام کر رہی تھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر چاہتی ہے کہ احمدیوں کو ایک الگ قوم بنائے اور عام مسلمانوں کو رسوم و رواج اور بدعتوں سے نکال کر خدا تعالیٰ کے مامور کی اس جماعت میں شامل کر کے ایک قوم بنادے۔ اسی بناء پر حضور علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ کوئی احمدی غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور آپ نے اس کو حرام قرار دیا ہے کہ جو شخص آپ کو کافر کہتا ہے جھٹلاتا ہے یا آپ کی صداقت پر دل میں شک رکھتا ہے احمدی جماعت کا کوئی بھی فرد ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسا کرو گے تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ایسے لوگ جو باوجود منع کرنے کے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے متکبر کہلائیں گے جو خدا تعالیٰ کے مامور کی بات نہیں مانتے۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ تمام احباب جماعت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو اچھی طرح واضح کریں بالخصوص نو احمدیوں کو اچھی طرح سمجھانے کی ضرورت ہے کہ خدا کا مامور جس کی تم نے بیعت کی ہے اس کا یہ فتویٰ ہے کہ تم غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھو گے۔ بعض دفعہ نفس کی بہانے بازیاں سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں اور سوال کئے جاتے ہیں کہ اگر کوئی غیر احمدی امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بُرا بھلا نہیں کہتا تو کیا ہم ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں ایسے سوالات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کئے گئے تھے۔ حضور علیہ السلام نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ جان بُوجھ کر دشمنی کرتے ہیں اور حق کے خلاف کرتے ہیں جماعت کے امام کو تو مومن ہونا چاہئے اور یہ الٹے مکفر ہیں پس یہ کیسے مستحق ہیں کہ امام بنیں اگر یہ جائز ہوتا کہ مسلمانوں کی نماز کا امام کافر و منافق ہو تو پھر صحابہ کرام نے کیوں مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی؟ جس حالت میں یہ لوگ ہمیں نہیں مانتے تو پھر ہمارے مکفر و مکذب ہی ہیں خواہ کہیں خواہ نہ کہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 402 مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

ایک مرتبہ دو اشخاص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اس پر آپ نے فرمایا:-

''وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں وہ بھی انہی میں شامل ہیں ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوئے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 583 مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

بعض بیعت کرنے والوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا کوئی نہیں کہ ہم باجماعت نماز پڑھیں تو کیا ایسی صورت میں تنہا نماز پڑھیں---فرمایا:

''ہاں الگ اور تنہا پڑھ لیا کرو یہ سلسلہ خدا کا ہے وہ چاہتا ہے کہ ان سے الگ رہو عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ خدا جماعت کر دے گا۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 634 مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

ایک مرتبہ 18 / مارچ 1908ء کو ایک شخص نے علاقہ بلوچستان سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ:-

''آپ کا ایک مُرید نُور محمد نام میرا دلی دوست ہے وہ بڑا نمازی ہے نیکو کار ہے سب اس کی عزت کرتے ہیں ہمہ صفت موصوف ایک نیک خلیق شخص ہے دیندار ہے اس سے ہم کو آپ کے حالات معلوم ہوئے تو ہمارا عقیدہ ہو گیا کہ حضور بڑے ہی خیر خواہ امت محمدیہ و مدّاح جناب رسول مقبول و اصحاب کبار ہیں آپ کو جو بُرے نام سے یاد کرے وہ خود بُرا ہے مگر باوجود ہمارے اس عقیدہ و خیال کے نُور محمد مذکور ہمارے ساتھ نماز باجماعت نہیں پڑھتا اور نہ جمعہ پڑھتا ہے اور وجہ یہ بتلاتا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی آپ اس کو تاکید فرمائیں کہ وہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے تا کہ تفرقہ نہ پڑے کیونکہ ہم آپ کے حق میں بُرا نہیں کہتے۔''

اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو اس خط پر تحریر فرمایا کہ:-

''جواب میں لکھ دیں کہ چونکہ عام طور پر اس ملک کے ملاں لوگوں نے اپنے تعصب کی وجہ سے ہمیں کافر ٹھہرایا ہے اور فتوے لکھے ہیں اور باقی لوگ ان کے پیرو ہیں پس اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کیلئے اشتہار دے دیں کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں ہیں تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے وہ آپ کافر ہو جاتا ہے پھر اس کے پیچھے نماز کیونکر پڑھیں یہ تو شرع شریف کی رو سے جائز نہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 478)

ایک مرتبہ سید عبداللہ صاحب عُرب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔ فرمایا:-

''مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو''

عرب صاحب نے عرض کیا وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔ فرمایا:-

''ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذب''

عرب صاحب نے عرض کیا ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے۔ فرمایا:-

''تم خدا کے بنو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 541)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان واضح ارشادات سے ثابت ہے کہ کسی بھی احمدی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو نافرمان اور متکبر کہلائے گا اور اپنے اعمال کو ضائع کرنے والا ٹھہرے گا۔

اس موقع پر مناسب ہوگا کہ غیر احمدی کی نماز جنازہ کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ بھی احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

حضور علیہ السلام سے سوال ہوا کہ جو آدمی اس سلسلہ میں داخل نہیں اس کا جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا اور ہمیں بُرا کہتا تھا اور بُرا سمجھتا تھا تو اس کا جنازہ نہ پڑھو اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت میں تھا تو اس کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم میں سے ہو ورنہ کوئی ضرورت نہیں متوفی اگر بالجبر مکذب اور مکفر نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کی بعض روشن مثالوں کا حسین تذکرہ۔

اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سینہ ودل بھی لوگوں کے لئے ہمدردی اور رحم کے جذبات سے پُر تھا۔ آپؑ کی زندگی کے بعض واقعات کا تذکرہ۔

منڈی بہاؤالدین کے قریب ایک گاؤں میں ایک احمدی کی شہادت کا دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 2/مارچ 2007ء بمطابق 2/امان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

گزشتہ خطبے میں مَیں نے آنحضرت ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو ہونے کا کچھ ذکر کیا تھا کہ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے رؤف ورحیم کہہ کر پکارا ہے، جو اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کے جذبات لئے ہوئے تھا، آپؐ کی زندگی ان واقعات سے بھری پڑی ہے جب معمولی سے معمولی بات پر بھی آپؐ کا جذبہ رحم موجزن نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد دل میں محسوس کرتے ہوئے یہ رحمۃ للعالمین اور رؤف ورحیم مخلوق کا درد دُور کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے احادیث سے چند مثالیں پیش کی تھیں۔ آج چند اور احادیث پیش کروں گا۔ یہ مختلف مثالیں ہیں جو آپؐ کی سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں۔ لیکن عقل کے اندھے پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ میں رحم کا جذبہ نہیں تھا۔ ہم دیکھیں گے کہ بعض ایسی معمولی باتیں ہیں جن پر دنیا کی نظر میں ایسے شخص کو جو اس مقام پر پہنچا ہو جہاں اس کے ماننے والے دیوانوں کی طرح سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں، ان باتوں کے کرنے کا کبھی خیال آ ہی نہیں سکتا۔ آپؐ کے ماننے والوں کا، مومنین کا آپؐ کے لئے جو جذبہ تھا وہ دنیا کی نظر میں شاید دیوانگی ہو لیکن عشق ومحبت کی دنیا میں یہ عشق ومحبت کی انتہا ہے۔ اس کی ایک مثال دیتا ہوں جس کو غیر نے بھی محسوس کیا اور اپنے لوگوں کو جا کر کہا کہ ان لوگوں کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے جو اس دیوانگی کی حد تک آپؐ سے عشق کرتے ہیں کہ آپؐ کے وضو کے پانی کے قطروں کو زمین پر پڑنے سے پہلے ہی اُچک لیتے ہیں۔ اگر کوئی دنیا دار ہو تو اس اظہار کے بعد دوسروں کے لئے محبت ونرمی اور رحمت کے جذبات رکھنے کی بجائے خود سری اور خود پسندی میں بڑھ جائے۔ لیکن ہم قربان جائیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے کہ آپؐ اس کے باوجود رحمت کے جذبے کے ساتھ اپنے لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے قربانیوں پر قربانیاں کر رہے ہیں، ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا رہے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے طریقے سکھا رہے ہیں۔ اس خیال سے بے چین ہو رہے ہیں کہ کہیں مجھ سے کسی کو کبھی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا نام رحمۃ للعالمین رکھا ہے تو رحمتیں اور شفقتیں مجھ سے نکلنی چاہئیں اور دوسروں کو پہنچنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے مومنوں کے لئے رحمت ومغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں، ان کی تکلیفوں پر پریشان ہو رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو اس نبی ﷺ کی رأفت اور رحمت کا رہتی دنیا تک مقابلہ کر سکے بلکہ اس کا عشر عشیر کیا، ہزارواں، لاکھواں حصہ بھی دکھا سکے۔ اس سراپا رحمت کا ایک واقعہ جو بظاہر معمولی لگتا ہے لیکن اپنے ایک معمولی چاکر کے لئے نرمی ورحمت کے جذبات کی ایک ایسی تصویر کھینچتا ہے جو بڑے بڑے نرم دل اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنے والوں میں ہزارواں حصہ بھی نظر نہیں آ سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز ایک مرتبہ میری وجہ سے نبی کریم ﷺ کا راستہ تنگ ہو گیا۔ اس وقت مَیں نے موٹے چمڑے کا جوتا پہنا ہوا تھا۔ میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر آ گیا تو آپؐ نے اس کوڑے کے ساتھ جو آپؐ نے پکڑا ہوا تھا مجھے جلدی سے پیچھے ہٹایا اور کہا بسم اللہ۔ تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ راوی کہتے ہیں مَیں نے وہ رات اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے گزار دی۔ مَیں اپنے دل میں بار بار سوچتا تھا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟۔ مَیں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ مَیں یہاں ہوں اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم نے کل اپنی جوتی سے میرے پاؤں کو لتاڑ ہی دیا تھا اور تم نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی لیکن مَیں نے تمہیں کوڑے کے ساتھ اپنے پاؤں سے پیچھے کیا تھا۔ تو یہ جو ہلکا سا کوڑا مَیں نے تمہیں مارا تھا یہ، اسّی (80) دُنبیاں ہیں، بکریاں ہیں، بھیڑیں ہیں انہیں اس کے بدلہ میں لے لو۔

(السيرة الحلبية جلد3 صفحه336 باب ما يذكر فهه صفة ﷺ الباطنة وان شاركه فيها غيره۔ المكتبة الاسلاميه بيروت)

تو دیکھیں اس رحمۃ للعالمین کا اپنے چاکروں سے کیا حسن سلوک ہے۔ تکلیف بھی آپؐ کو پہنچی ہے۔ اس تکلیف سے اپنے پاؤں کو آزاد کروانے کے لئے ہلکے سے کوڑے کے اشارے سے دوسرے کا پاؤں پیچھے ہٹایا ہے تو ساری رات آپؐ کے دل میں یہ خیال رہا کہ چاہے یہ ہلکا سا کوڑا ہی سہی۔ مَیں نے یہ کیوں مارا۔ اس سے اس کو تکلیف پہنچی ہو گی۔ اپنی تکلیف کا کوئی احساس نہیں رہا۔ جس کو کوڑا مارا وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے۔ وہ ساری رات سو نہیں سکا کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ لیکن یہ سراپا رحمت صبح اٹھ کر کہتے ہیں کہ تمہیں میرے ذریعہ سے تھوڑی سی جو تکلیف پہنچی تھی یہ اس کا بدلہ ہے۔ یہ اسّی (80) بھیڑیں ہیں یہ لے لو۔

پھر دیکھیں آپؐ کی مجلس میں آنے والے ایک بدّو کا رویّہ جو ادب آداب سے بالکل نابلد تھا بلکہ لگتا ہے لوگ سیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ ان لوگوں کو اپنے اکھڑ پن پر بہت زیادہ فخر تھا۔ لیکن اس رویّہ کے باوجود کیا شفقت کا سلوک تھا جو آپؐ نے اس سے فرمایا اور اس کی حاجت براری فرمائی۔ روایت میں آتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی ﷺ کی معیت میں تھا۔آپؐ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ایک بدّو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپ کی گردن پر پڑ گئے۔پھر اُس نے کہا اے محمد! (ﷺ) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا ہے ان دو اونٹوں پر لاد دیں کیونکہ آپؐ نہ تو مجھے اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔پہلے تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔پھر فرمایا۔ اَلْمَالُ مَالُ اللّٰہِ وَاَنَا عَبْدُہٗ ۔مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اس کا بندہ ہوں۔پھر آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔بدّو نے کہا: نہیں۔تو آپؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا۔اس بدّو نے کہا اس لئے کہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔اس پر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔(الشفاء لقاضی عیاض ۔الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ...... الفصل واماالحلم صفحہ 74۔جلد اول دارالکتب العلمیة بیروت 2002ء) تو دونوں لاد دیئے۔یہ بدّو بھی کوئی بے وقوف نہیں تھا۔اسے پتہ تھا کہ جو چاہے آپؐ کے سامنے بول لوں۔جیسا بھی سلوک کر لوں اس سراپا رحمت کی طرف سے صرف عفو اور درگزر اور رحمت کا اظہار ہی ہونا ہے۔

پھر مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف ہر وقت متوجہ رکھنے کے لئے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لیتے رہیں آپؐ مختلف طریقوں سے توجہ دلاتے تھے۔پہلی قوموں پر جو سماوی آفات کے ذریعہ سے عذاب آتے رہے اور جس کے ذریعہ سے ان کے نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹ گئے ان کا کیونکہ آپؐ کو سب سے زیادہ احساس تھا اور خیال فرماتے تھے کہ مجھے ماننے والے یا اردگرد کے رہنے والے آج بھی کسی غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے نہ آ جائیں۔اس لئے جب بھی ہوا یا آندھی یا بارش کو دیکھتے تو خود بھی اللہ تعالیٰ کا رحم طلب کرتے، دعاؤں میں لگ جاتے اور مسلمانوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ اس کا رحم طلب کرو کہ یہ ہوا، آندھی یا بارش جو آ رہی ہے یہ کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب لانے والی، عذاب لانے والی نہ ہو۔پس جب بھی ہوا یا بارش دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کا رحم طلب فرماتے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہوا کو بُرا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو کہ رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔لیکن اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور جب اسے دیکھو اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الادب باب النہی عن سبّ الریح حدیث نمبر 3727)

عطاءؒ بن ابی رباح نے حضرت عائشہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس دن میں ہوا چلتی، بادل آتے تو آپؐ کے چہرے پر اس کے آثار نظر آتے اور آپؐ کبھی تشریف لاتے اور کبھی چلے جاتے۔یعنی پریشانی میں ٹہلتے رہتے۔جب بارش ہوتی تو اس کی وجہ سے آپؐ خوش ہو جاتے اور پریشانی آپؐ سے جاتی رہتی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ یہ کوئی عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلّط کر دیا جائے۔اور آپؐ بارش کو دیکھ کر کہتے کہ اب رحمت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاة الأستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم حديث نمبر 1968)

اس سراپا رحمت نے اس موقع پر خود بھی دعائیں کیں اور جو دعائیں سکھائیں۔وہ ایک دو میں یہاں نمونۃً پیش کرتا ہوں۔ایک دعا آپؐ نے آندھی، ہوا، بارش اور طوفانوں کو دیکھ کر یہ سکھائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔(صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر) کہ اے اللہ مَیں تجھ سے اس کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

پھر ایک دعا آپ نے یہ سکھائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سُخْطِکَ ۔(صحیح مسلم کتاب الرقاق باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء و بیان الفتنة بالنساء) کہ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

پھر دیکھیں اِس سراپا رحمت نے ایک غریب عورت کو جو قریب المرگ تھی، اپنی رحمت اور دعاؤں سے نوازنے کے لئے کیا سلوک فرمایا اور پھر وفات کے بعد بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کی اور رحمت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابو امامہؓ نے بتایا کہ مدینہ کی بیرونی بستیوں کی غریب عورت بہت بیمار پڑ گئی۔نبی کریم ﷺ اس کی صحت کے بارے میں صحابہؓ سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر یہ خاتون فوت ہو جائے تو اُس وقت تک اس کو دفن نہ کرنا جب تک مَیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ لوں۔چنانچہ وہ فوت ہو گئی۔رات کے وقت فوت ہوئی اور صحابہ اس کا جنازہ رات گئے مدینہ لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سویا ہوا پایا۔انہوں نے آپؐ کو جگانا پسند نہیں کیا۔چنانچہ انہوں نے اس کی نماز جنازہ خود ہی پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں دریافت فرمایا۔انہوں نے کہا یا رسول اللہ اسے تو دفن کر دیا، وہ رات فوت ہو گئی تھی۔ہم آپؐ کے پاس آئے تھے مگر آپؐ کو سوئے ہوئے پایا تو ہم نے آپؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔چنانچہ آپؐ وہاں گئے اور قبرستان میں جا کر اس کی قبر جو آپؐ کو دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے۔صحابہؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔اور آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

(سنن النسائی کتاب الجنائز باب الصلاة علی الجنازة باللیل حدیث نمبر 1969)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا اگر کسی کے بارے میں کہوں کہ مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔مجھے بتا دینا تو بتا دیا کرو۔ویسے بھی بتانا چاہئے کہ اگر تم میں سے کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو جب تک مجھے آگاہ نہ کرو گے مَیں اس وقت تک کیسے آ سکوں گا۔میری دعا فوت شدہ کے لئے باعث رحمت ہے۔پھر آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور چار تکبیریں کہیں اور نماز جنازہ پڑھائی۔

(سنن ابن ماجہ ۔کتاب الجنائز باب ما جاء فی الصلوٰة علی القبر)

پھر بظاہر چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا ذکر کر کے اپنی اُمّت کو ان نیکیوں کے بجالانے کی طرف توجہ دلاتے تھے تا کہ وہ جس ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں اور اس کی رحمت سے حصہ لے سکیں، لے لیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستہ میں ایک درخت کی شاخ پڑی دیکھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اس کو ضرور ہٹا دوں گا تا اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔اس پر اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب البر والصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق حدیث نمبر 6565)

اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے اجر کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں ہر عمل کی جزا دوں گا تو اس عمل کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا بڑی سے بڑی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا اس کو شدید پیاس محسوس ہوئی اسے ایک کنواں نظر آیا۔اس نے اُس میں اتر کر پانی پیا۔جب وہ باہر نکلا تو اس نے ایک کتے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔اس شخص نے کہا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی ہے۔وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھر کر اپنے منہ کے ذریعہ سے اس کو پکڑا اور کتے کو اس سے پانی پلایا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا۔صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر مقدر ہے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب رحمة الناس والبهائم)

پس کوئی بھی عمل ضائع نہیں ہوتا۔ہر عمل جو نیک نیتی سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے صدقے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔مختلف طریقوں میں مجالس میں جب بیٹھے ہوتے تھے، آپؐ تشریف فرما ہوتے تھے، لوگ سوال کرتے تھے آپؐ جواب دیتے تھے اور تربیتی نصیحت بھی فرماتے تھے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علیؓ کا بوسہ لیا اور آپؐ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔تو اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں مَیں نے کبھی بھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(بخاری کتاب الأدب باب رحمة الولد وتقبله ومعانقته ۔حدیث نمبر 5997)

بچوں کو پیار کرنا، ان کی تربیت کرنا یہ بھی ایک رحم کے جذبے کے تحت ہونا چاہئے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے رحم کو سمیٹنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے والی ہے۔

عبداللہؓ بن بُسر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جسے آپؐ نے تناول فرمایا۔ پھر آپؐ کے پاس کھجوریں لائیں گئیں آپؐ انہیں کھاتے جاتے تھے اور اپنی دو انگلیوں سے (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے) گٹھلیاں ایک طرف رکھتے جاتے تھے۔ پھر آپؐ کے پاس مشروب لایا گیا۔ جسے آپؐ نے پینے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیا۔ میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام میں پکڑے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے یہ دعا کی: اے اللہ! جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(ترمذی کتاب الدعوات. باب فی دعاء الضیف. حدیث نمبر 3576)

آپؐ کو علم تھا کہ آپؐ کی دعا ان لوگوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والی ہے اور عاقبت سنوارنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اور شکرگزاری کے جذبات سے بھی آپؐ کا دل بھرا ہوا تھا۔ جو خدمت انہوں نے اس وقت کی اس کا تقاضا تھا کہ ان کو اس سے بہت بڑھ کر دیا جائے۔ اور آپؐ کی دعاؤں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اور رحم کو سمیٹنے والی اور کیا چیز ہو سکتی تھی جس کی برکتیں ان کے بھی اور ان کی نسلوں کے بھی ہمیشہ کام آنے والی تھیں۔

وَضِین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم جاہل تھے اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ہم اپنے بچوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی۔ جب وہ جواب دینے کی عمر کو پہنچی اور جب مَیں اُسے بلاتا تو وہ بڑی خوش ہوتی۔ ایک دن مَیں نے اسے بلایا تو وہ میرے پیچھے ہو لی۔ مَیں چلتا گیا یہاں تک کہ مَیں اپنے خاندان کے کنویں تک آ پہنچا جو زیادہ دور نہ تھا۔ چنانچہ مَیں نے اپنی بیٹی کو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کنویں میں پھینک دیا اور مَیں نے جو اس کی آخری آواز سنی وہ یہ تھی کہ وہ کہہ رہی تھی کہ اے میرے ابّا! اے میرے ابّا۔

رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ آپؐ کے آنسو آہستہ آہستہ بہنے لگے۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جو لوگ بیٹھے تھے اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خاموش رہو، یہ مجھ سے ایسے معاملے کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو اس کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے کہا کہ اپنا قصہ دوبارہ مجھے سناؤ۔ چنانچہ اس نے سارا واقعہ دوبارہ سنایا۔ اس واقعہ کو دوبارہ سن کر آنحضورؐ کے آنسو آپ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آپ کی داڑھی تک جا پہنچے۔ پھر آنحضورؐ نے اس کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اعمال سے درگزر فرمایا ہے۔ پس اب تم نئے سرے سے اعمال کا آغاز کرو۔ (سنن الدارمی باب نمبر 1۔ ماکان علیه الناس قبل مبعث النبی عن الجهل والضلالة. حدیث نمبر 2)

یہ معاملہ اس کے لئے اہمیت کا حامل اس لئے تھا کہ وہ اس لئے حاضر ہوا تھا کہ کیا اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی میرے بخشے جانے کا، مجھ پر اللہ کی رحمت کے نازل ہونے کا، رحمت سے حصہ لینے کا کوئی امکان ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہالت کا زمانہ تھا وہ گزر گیا۔ اب نیک اعمال کرو گے، صالح عمل بجا لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رحمت کے سامان فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے توبہ کی اور نیک عمل کئے، آئندہ کے لئے اگر وہ نیک اعمال کی ضمانت دیں تو ان کو مَیں بخش دوں گا۔

پھر عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے، ان سے رحم کا سلوک کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے ایک مثال دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو۔ عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے بھلائی سے ہی پیش آؤ۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم صلوٰت اللہ علیه وذریة. حدیث نمبر 3331)

مقصد یہ ہے کہ جس کام کے لئے وہ بنائی گئی ہے، جس شکل میں وہ بنائی گئی ہے اسی سے اس سے کام لو گے تو بہتر رہے گی۔ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں یعنی انسان کے جسم کے اس حصہ کی حفاظت وہ نہیں کر سکتی جس میں دل بھی آتا ہے پھیپھڑے بھی ہیں یا اور چیزیں بھی ہیں۔ اسی طرح اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنے گھروں کی حفاظت کرو، اپنے بچوں کی تربیت

وگہداشت صحیح طریقے سے کرو، ان کے پالنے کے صحیح سامان کرو تو عورت کو جس شکل میں وہ ہے اس سے کام لو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر عورتوں کو موردِ الزام ٹھہرانا، ان کے نقص نکالنا، جھگڑے پیدا کرنا، مسائل پیدا کرنا یہ باتیں تمہارے گھروں کو بھی برباد کرنے والی ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی محروم کرنے والی ہیں۔ اس لئے فرمایا اس سے اسی طرح کام لو جس طرح اس کی شکل ہے۔ اور ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے مطابق ہی اُس کو شکل عطا کی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (النسآء: 37) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کیونکہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان: 12) شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ وہ ہستی جس نے کائنات کو پیدا کیا، تمہارا رب ہے، تمہیں پالنے والا ہے۔ اپنی رحمانیت کے صدقے ہماری ضروریات کی تمام چیزیں اس نے مہیا کی ہیں۔ پس یہ چیز تقاضا کرتی ہے کہ اس بات پر اس کی شکرگزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکو تا کہ اس کی رحیمیت سے بھی حصہ پاؤ، ورنہ تم اپنے آپ پر بڑا ظلم کرنے والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر دوسروں کو اپنا رب سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فیض پانے کی بجائے اس سے دور ہٹ رہے ہو گے، اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمام گناہ بخش دوں گا لیکن شرک کا گناہ نہیں بخشوں گا۔ پھر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء: 49) اللہ تعالیٰ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا کسی کو شریک بنایا جائے اور جو گناہ اس کے علاوہ ہیں ان کو جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے ہر قسم کے شرک سے، وہ ظاہری ہے یا مخفی ہے، بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اس بارے میں کس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچتے رہیں، اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ میں گدھے پر سوار تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ (یہ بھی صحابہ کا ایک طریقہ تھا۔) آپؐ نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ اعمال کریں تو وہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب ما یرجی من رحمة الله یوم القیامة. حدیث نمبر 4296)

لیکن بدقسمتی ہے کہ آجکل مسلمانوں کی بڑی تعداد مخفی شرک میں مبتلا ہے۔ گدی نشینوں، پیروں، فقیروں کے پاس جا کر یا قبروں پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ بزرگ جن کی قبروں پہ جاتے ہیں ان کو اپنی نجات کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو اپنی ساری زندگی وحدانیت کی تعلیم دیتے رہے مگر ان کے مزاروں پر جا کر شرک کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے، عذاب سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جو ہر قسم کے شرک ہیں ان سے بچو۔ اور ہمارا ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے خلاف ہمیشہ جہاد کرتا رہے۔ بعض احمدیوں میں بعض جگہوں پر یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جادو ٹونے ٹوٹکے دم دُرود کی طرف بہت زیادہ اعتقاد بڑھ گیا ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

اب مَیں چند واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کے سامنے رکھوں گا کہ آپ کا سینہ و دل لوگوں کے لئے ہمدردی کے جذبات سے کس طرح پُر تھا! اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے، آپؐ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے آپؑ نے کیا نمونے دکھائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ باہر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کر کے تشریف لائے تو بہت سارے لوگ وہاں جمع تھے اُن لوگوں میں ایک سائل تھا، سوالی جو سوال کیا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا آواز لگائی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کے رش کی وجہ سے صحیح طرح سے سن نہ سکے۔ تو جب اندر گئے تو احساس ہوا کہ سوالی نے ایک سوال کیا تھا تو آپؑ باہر آئے اور پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو چلا گیا ہے۔ پھر آپؑ اندر چلے گئے اس وقت کہا کہ اسے تلاش کر و یا پھر تھوڑی دیر کے بعد سوالی پھر آ گیا۔ آپؑ باہر آئے اس کی ضرورت پوری کی اور فرمایا میرا دل بڑا سخت بے چین تھا مَیں دعا مانگ رہا تھا کہ وہ دوبارہ آئے اور مَیں اس کی ضرورت پوری کر سکوں۔

(ماخوذ از سیرت طیبه از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحه 72-73)

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی ایک واقعہ کابل کی آئی ہوئی

ایک لڑکی کا بیان کیا۔ اس کی آنکھیں سخت دکھنے آ گئیں اور وہ دوائی نہیں لگواتی تھی۔ ایک دن اس کی ماں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو وہ دوڑ کر آ گئی کہ نہیں مَیں تو حضرت صاحب سے ہی علاج کرواؤں گی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوئی اور روتی جاتی تھی اور اپنی آنکھوں کی درد اور سرخی کی تکلیف بیان کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست بھی کر رہی تھی کہ آپؑ میری آنکھوں پر دم کر دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دیکھا تو واقعی اس کی آنکھیں بڑی سخت تکلیف میں تھیں، دکھ رہی تھیں۔ آپؑ نے اپنا تھوڑا سا لعاب دہن انگلی پر لگا کے اس کی آنکھ پر رکھا اور دعا کی اور فرمایا: بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف کبھی نہیں ہوگی۔ چنانچہ وہ کہتی ہیں وہ تکلیف آئندہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 283-284)

تو ہر وقت ہر ایک کے لئے بچہ ہو، چھوٹا ہو، بوڑھا ہو، آپؑ میں جذبۂ رحم تھا۔ جذبہ رحم کے تحت ہی آپؑ دعا بھی کرتے تھے، علاج بھی کرتے تھے اور ان کی تکلیفیں دور کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

پھر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا بچپن کا واقعہ ہے وہ سخت بیمار ہو گئے تو آپؑ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعا سنی اور الہام ہوا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم وکریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ میر صاحب صحت یاب ہوئے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 286-287)

جہاں یہ قبولیت دعا کے واقعات ہیں وہاں جس رحم کے جذبے کے تحت آپؑ دعا مانگا کرتے تھے اس کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

حضرت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ 1907ء میں میرا دوسرا لڑکا عبدالحفیظ پیدا ہوا۔ تو ان دنوں میں عورتوں میں بچوں کی پیدائش کے بعد تشنج کی بیماری بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی تو میری بیوی کو بھی بیماری ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں دوڑا دوڑا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے ایک دوائی دی۔ مَیں نے کھلائی۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ دوبارہ آ کر عرض کیا آپؑ نے دوسری دوائی دی۔ مَیں نے جا کر کھلائی اس سے بھی فرق نہیں پڑا۔ تیسری دفعہ بھی اسی طرح ہوا تو آپؑ نے فرمایا جو دنیاوی حیلے تھے وہ تو ختم ہو گئے۔ اب دعا کا ہتھیار باقی رہ گیا ہے۔ تم جاؤ اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھاؤں گا، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا چلا جاؤں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں تو اس کے بعد آ کر آرام سے سو گیا کہ اب مجھے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ صبح برتنوں کی آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا تو میری بیوی صحت یاب ہو کر آرام سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

(ماخوذ از سیرت احمدؑ از قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صفحہ 204-206)

لوگوں سے ہمدردی اور ان کے لئے رحمت کے جذبات کا ایک اور واقعہ بھی اس طرح ہے۔

حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئی، اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اولاد ہوتی تھی اور وقت سے پہلے فوت ہو جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ پوچھا تو مَیں نے بتایا کہ یہ وجہ ہے۔ آپؑ نے کہا کہ حضرت خلیفہ اول سے اس کا علاج کروالو۔ مَیں نے کہا جی مَیں نے اُن سے علاج نہیں کرانا، بہت مہنگا علاج ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ کیا مجھ سے علاج کرواؤ گے؟ مَیں نے عرض کی۔ نہیں، علاج کی ضرورت نہیں۔ دعا کرواؤں گا۔ دیکھیں آپؑ کا جذبہ رحم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر کی نماز کے بعد کہا کہ اچھا اگر یہی ہے تو پھر آؤ دعا کرتے ہیں۔ دروازے کے باہر ہی کھڑے ہو گئے اور آپؑ نے دعا کرنی شروع کی اور وہ کہتے ہیں کہ عصر کی اذان تک روروکر دعا کرتے رہے اور آنسو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک سے ٹپک ٹپک کر گر رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں تو تھک کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اور سوچتا رہا کہ مَیں نے کیوں تکلیف دی۔ نہ بھی اولاد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا لمبی کرتے چلے گئے یہاں تک کہ جب آمین کہہ کر دعا ختم کروائی تو فرمایا کہ تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے اب تمہاری بیوی کی یہ جو بیماری ہے ختم ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے جو حمل ہو گا اس میں بیٹا پیدا ہو گا۔ چنانچہ وہ ہوا اور بچے بھی پیدا ہوئے۔ تو لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے آپ اپنی تکلیف کا خیال نہیں کیا کرتے تھے۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد 13 صفحہ 94-95)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے یہی اخوت اسلامی کا منشاء ہے''۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر فرمایا ''تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ گویا کہ تم اس کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں''۔ حقیقی رشتہ دار کی تعریف بھی فرما دی کہ ماؤں کا رشتہ ہو۔ بعض دوسرے رشتوں میں تو بعض دفعہ دراڑیں آ جاتی ہیں لیکن ماں بچے کا رشتہ ایسا ہے جو ہمیشہ محبت و پیار اور شفقت کا رشتہ ہوتا ہے۔ اس طرح پیش آؤ جس طرح ماں کا رشتہ ہے۔

پھر فرمایا ''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کانوں میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو''۔ یعنی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ جو اپنوں سے دکھاتے ہو۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 82۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے اور آپ کے غلام صادق نے اس زمانے میں جس طرح عمل کر کے، اس نصیحت پر چلتے ہوئے ہمیں دکھایا اور ہمیں نصیحت فرمائی ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے رحم اور ہمدردی کے جذبات ہمارے دل میں ہمیشہ رہیں اور بڑھتے رہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے والے ہوں۔

آخر میں ایک افسوسناک خبر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ کل پاکستان میں منڈی بہاؤالدین کے علاقے کے ایک گاؤں سیرہ تحصیل پھالیہ میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ محمد اشرف صاحب ایک احمدی نومبائع تھے۔ شاید دو تین سال، چار سال پہلے بیعت کی تھی۔ رابطہ تو ان کا دس بارہ سال سے تھا لیکن بیعت کی جب توفیق ملی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی استقامت اور ثبات قدمی دکھائی۔ ان کے خلاف اُس گاؤں میں جہاں یہ رہتے تھے بڑی سخت مخالفت کی ہوا چلی اور مولویوں نے ان کے خلاف لاؤڈ سپیکروں پر اعلان کرنا شروع کیا کہ قادیانیت کا یہ پودا، بُرائی کا پودا جو ہمارے گاؤں میں لگ گیا ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ دو نہیں تو یہ سارے گاؤں کو خراب کرے گا۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی تبلیغ سے ایک اور شخص نے بھی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد فضا میں اور زیادہ بڑی سخت مخالفت کی رو چل پڑی۔ ایک طوفان بے تمیزی کھڑا ہو گیا تھا کہ اس گاؤں میں کفر کا پودا لگ گیا ہے اور یہ بڑھ رہا ہے اس کو ابھی سے کاٹو۔ تو گزشتہ کل یا شاید پرسوں کسی وقت ایک بدبخت ہی کہنا چاہئے (کہنا کیا چاہئے بلکہ ہے ہی)۔ جو اس وقت پولیس میں حاضر سروس سب انسپکٹر ہے چھٹی پر گھر آیا ہوا تھا، یہ بھی اور وہ احمدی بھی جو ان کی تبلیغ سے نیا احمدی ہوا ہے ان کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے آتے ہی بندوق نکالی اور ان پر فائر کر دیا۔ پیٹ میں گولی لگی شہید ہو گئے اور اس نے اس قدر ظالمانہ فعل کیا کہ ہاتھ میں اس کے ٹوکہ یا کلہاڑی تھی، اس ٹوکے سے ان کی شہادت کے بعد ان کی گردن اور بازوؤں پر بھی وار کئے۔ دوسرے احمدی جو تھے انہوں نے وہاں سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور آ کے جماعت کو اطلاع دی۔ ان کے بھائیوں وغیرہ نے بھی ان سے تقریباً بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ ان کے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی اور اس پر اسی وجہ سے ان کو نہیں بلایا ہوا تھا۔ ان کی ایک بیوہ ہے اور تین بچیاں ہیں۔ ان کی اپنی عمر شاید 46 سال تھی اور بڑی بیٹی کی عمر 10 سال ہے۔ ان کے تمام بچوں نے، فیملی نے بیعت کر لی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ابھی تک تو جو ان کے بھائی ہیں انہوں نے ان کی بیوہ اور بچوں کو آنے نہیں دیا۔ بہرحال یہ شرافت انہوں نے دکھائی کہ نعش جو ہے وہ جماعت کے سپرد کر دی اور آج ربوہ میں ان کی تدفین ہو گی ہے۔

یہ بڑے دلیر اور نڈر آدمی تھے اور دعوت الی اللہ بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ اور مونگ کے شہداء کی تصویروں کو دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ کاش خدا مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں، ان شہیدوں میں شامل کر لے۔ تو یہ بات قرون اولیٰ کی یاد دلاتی ہے جب ایک موقع پر آنحضرت ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ حضور مَیں اس مال کے لئے تو مسلمان نہیں ہوا۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ مَیں اللہ کی راہ میں قربان ہوں اور میرے حلق پر تیر لگے۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر اس کی خواہش سچی ہے تو یہ پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد ایک جنگ میں وہ گئے اور عین حلق پہ ان کے تیر لگا اور وہاں انہوں نے شہادت پائی۔ تو اس کی بھی یقیناً خواہش سچی تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ چین نصیب فرمائے، درجات بلند فرمائے انتہائی مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے لئے دعا بھی کریں۔ ابھی نمازوں کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

جس دن مالک یوم الدین جزاسزا کا فیصلہ کرے گا اس دن سب نگران جواب دہ ہوں گے

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے احساس ذمہ داری کے ساتھ دعاؤں کی ضرورت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 اپریل 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا آج میں بعض احادیث کا صفت مالکیت کے لحاظ سے بیان کروں گا۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے امام نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے آدمی اپنے گھر والوں پہ نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا فرمایا: اس حدیث میں چار لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے ایک امام ہے ایک گھر کا سربراہ ہے ایک عورت اور ایک خادم ہے اور فرمایا یہ سب لوگ جن کے سپرد جو ذمہ داری کی گئی ہے یہ سب یاد رکھیں کہ جو مالک کل ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس نے یہ ذمہ داریاں تمہارے سپرد کی ہیں ان سے ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھے گا کہ صحیح طریق پر ادا کیں کہ نہیں۔ جس دن وہ مالک یوم الدین جزاء سزا کا فیصلہ کرے گا اس دن سب جواب دہ ہیں اسلئے یہ کوئی معمولی بات نہیں، دل دہل جاتا ہے ہر اس شخص کا جو جزا سزا کے دن پر یقین رکھتا ہے پس سب سے پہلے امام پوچھا جائے گا۔

فرمایا یہ ذمہ داری ایسی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو ایک قدم بھی نہیں چلا جا سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دعاؤں کے ذریعہ ہی جذب کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے پس سب سے پہلے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کریں اور میں ہر وقت آپ کیلئے دعائیں کرتا ہوں کیونکہ جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں۔ فرمایا: جب سب ملکر خلافت احمدیہ اور خلیفۂ وقت کیلئے دعائیں کر رہے ہوں گے تو یہ اللہ کے فضل کو کھینچنے کا موجب ہوں گی کیونکہ امام اور جماعت کی دعائیں ایک سمت میں چل رہی ہوں گی۔ تو دعائیں کرنے والوں کی سمتیں بھی ایک طرف چلیں گی اور وہ اپنے عملوں کو خدا کے حکم کے مطابق کر رہے ہوں گے فرمایا اس نکتے کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ جہاں امام کی ذمہ داری ہے کہ انصاف قائم کرتے ہوئے اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق جماعت کی تربیت کرے ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے ان کے لئے دعائیں کرے وہاں افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم اپنی زندگیوں کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں۔ جس نہج پر خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق چلنی چاہئے اور جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے۔

فرمایا ہر فرد جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی طرف منسوب ہوتا ہے یہ بات یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر آپ کو بدنام نہیں کرنا۔

فرمایا امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی مدنظر رہے کہ جماعت میں خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی عہدیداران مقرر ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو ان کے سپرد کی گئی ہے تا کہ خلیفۂ وقت کی نگرانی میں احسن رنگ میں مدد کر سکیں تا کہ جزا سزا کے دن اسے سرخرو کرانے والے ہوں فرمایا ہر عہدیدار اپنے دائرے میں نگران ہے اور ضرور پوچھا جائے گا اور اپنی ذمہ داریوں کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جماعت کا کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتہ داری، تعلقات اور برادری کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفہ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت میں اس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے۔ (ادا کرنی ہے) فرمایا یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے اس لئے میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں ہر کام دعا سے کریں اور آئندہ ہمیشہ دعاؤں سے اپنے عہدیداروں کی بھی اور میری بھی مدد کریں۔

فرمایا دوسری اہم بات کی طرف جسکو توجہ دلائی گئی وہ گھر کا سربراہ ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بچوں اور افراد خاندان کی تربیت کی ذمہ داری ہے، ان کے اپنے عمل نیک ہونے چاہئیں، ان کی ترجیحات دین سے مطابقت رکھنے والی ہوں۔ نظام جماعت اور نظام خلافت سے گہری وابستگی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف پوری توجہ اور کوشش ہو۔ تبھی صحیح رنگ میں اپنے زیر اثر کی تربیت کر سکیں گے۔ پس خاندان کے سربراہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور جزا سزا کا دن سامنے ہے۔ فرمایا پھر بیوی کو توجہ دلائی کہ خاوند کے گھر کی، اس کی عزت کی اس کے مال کی اس کی اولاد کی صحیح نگرانی کرے۔ اس کا رہن سہن ایسا ہو کہ کسی کو اس کی طرف انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ ہر ایک کو مالک کے مال کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ فرمایا اس کی مثالیں تو میں پہلے دے چکا ہوں ابتدائی طور پر جو کسی کی ذمہ داریاں ہیں اگر وہ ادا نہیں کر رہا تو مال کی نگرانی نہیں کر رہا۔ ہر پیشے کا آدمی اگر اپنے پیشے سے انصاف نہیں کر رہا تو وہ جہاں اپنے محکمہ کے سامنے جوابدہ ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ فرمایا روحانی نظام میں عہدیداران اور پھر امام تک بات پہنچتی ہے کہ جماعت کے افراد جو اللہ کا مال ہے ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دے کر نگرانی نہیں کر رہا۔ اس لحاظ سے جواب دہ ہے پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے احساس ذمہ داری کے ساتھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق دے۔

فرمایا اس میں ایک عام آدمی سے لیکر امام تک ہر ایک کو انکی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی مالکیت و غفوریت پر بعض احادیث بیان کرتے ہوئے ان کی وضاحت فرمائی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے ظہور کے متعلق ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے آئندہ بھی ان کا پورا ہونا ہمیں دکھاتا رہے اور ہم اس مالک کے آگے ہمیشہ جھکے رہنے والے ہوں۔

☆☆☆

خصوصی درخواستِ دُعا

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں حیدر آباد تشریف لے گئیں تھیں۔ وہاں پر موصوفہ کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے قادیان واپس تشریف لے آئیں ہیں۔

ہر دو بزرگان کی کامل شفایابی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

Entrance Exam Dates-2007

1.West Bengal (JEE)	22nd and 29 th April
2. Kerala (Engg)	23rd and 24th April
3. Kerala (Medical)	5th and 26th April
4. AIEEE	29th April
5. AMU (Medical)	3rd May
6. AFMC	6th May
7. Karnataka CET	9th May
8. BHU (Screening)	9th May
9. AMU (Engineering)	10th May
10. VMMC	12th May
11. BVP (Medical)	12th May
12. CBSE (Mains)	13th May
13. Maharashtra CET	17th May
14. DUMET	20th May
15. CMC Ludhiana)	21st May
16. UP- CPMT	22nd May
17. BVP- (Engg)	26th May
18. JIPMER	27th May
19.Orissa JEE	27th May
20. AJMS	Ist June
21. BHU (Mains)	17th June
22. St Johns National Academy of Health Science	- 20th June

(Source: Chemistry Today- April 2007 Issue)

(Nazir Taleem Qadian)

وضو کی حکمت اور فوائد

(صدیق اشرف علی موگرال، کیرلہ)

وضو، ایک عربی لفظ ہے، اسلامی اصطلاح میں نماز سے پہلے ہاتھ منہ چہرہ اور پاؤں وغیرہ کے دھونے کے طریق کیلئے وضو کا لفظ بولا جاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ۔ یعنی اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو جب نماز کی طرف جانے کیلئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھولیا کرو (5:7)

اللہ تعالیٰ کی وحی کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدایت اور سنت کے ذریعہ وضو کرنے کے ایک منظم طریق کو اُمت میں رائج فرمایا۔ ایک مکمل ضابطہ غسل A perfect washing method or system کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کی تفصیل پر غور کرنے سے عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کس طرح ایک اُمی نبیؐ نے نہایت باریکی سے صفائی کے ان تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھا ہے جن تک آج کے تعلیمافتہ اور ماڈرن ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو بھی رسائی نہیں ہوئی۔

انسانی جسم کے وہ بیرونی اعضاء جو عام طور پر کپڑوں وغیرہ سے باہر Expose رہتے ہیں اور دن بھر کے کاموں کے سبب میل سے اٹ جاتے ہیں ایسے کسی حصہ کو بھی اسلام نے وضوء کے عمل سے باہر نہیں رکھا۔ سر سے لیکر پاؤں تک غسل اور صفائی کی ساری تفصیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔

جسم کے وہ باریک مسام جو پسینہ آنے اور میل کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کانوں کے اندرونی پرت اور اس کے بیرونی حصہ اور ناک کے اندرونی حصے جو بہت ساری بیماریوں کے دروازے متصور ہوتے ہیں اور طبی نقطہ نگاہ سے انفکشن کے سبب قرار دئے جاتے ہیں۔ وضوء نے ان سب کا تدارک کیا ہوا ہے اگر توجہ سے وضوء کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جائے تو کئی بیماریوں کے امکانات کو 25 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور وضوء کرتے ہوئے کسی حصہ کو بھی بے توجہی سے چھوڑنے سے آپؐ نے منع فرمایا۔ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے صرف دو مشہور حدیثوں کا ترجمہ پیش ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا۔ پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لیکر کلی کی ناک صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے اس کے بعد سر کا مسح کیا پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے اور اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس نے اس طرح سے وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز پڑھی اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الوضوء، بحوالہ حدیقۃ الصالحین نمبر 255)

ایسا ہی ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب ایک مسلم یا مؤمن وضوء کرتا ہے اور وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھ نے کیا ہو پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے پاؤں کو دھوتا ہے اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔

(رواہ المسلم بحوالہ ریاض الصالحین صفحہ 412)

ظاہر ہے کہ وضوء کے ذریعہ نہ صرف جسمانی صفائی بلکہ روحانی پاکیزگی اور نفس کی تازگی اور انشراح صدر بھی مقصود ہے۔ چنانچہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اور درمیان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ کہنا اور آخر میں اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین کی دعا پڑھنے کا حکم ہے یعنی اے خدا تو مجھے سچی توبہ کرنے والوں اور بہتر پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنانا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’اور جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو ایسا ہی ایک باطنی وضوء بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تا تم پر رحم کیا جائے‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ 549-5484)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہی مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’پھر زینت ظاہری کے بارے میں نماز میں توجہ رکھنے کی وجہ سے وضو کا بھی حکم ہے اس سے ایک تو صفائی پیدا ہوتی ہے دوسرے ذرا آدمی Active ہو جاتا ہے وضو کرنے سے اور توجہ سے نماز پڑھتا ہے اور خاص طور جمعہ کے دن تو نہا کر آنے کو پسند کیا گیا ہے۔ تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ ظاہری طور پر بھی صفائی کا خیال رکھو تو روح کی بھی صفائی کی طرف توجہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور تقویٰ بھی دل میں پیدا ہوگا‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اکتوبر 2003ء بحوالہ اخبار بدر 6/13 جنوری 2004)

بہت سے لوگ ہیں جو نماز میں اپنی توجہ کسی حد تک قائم رکھ پاتے ہیں مگر بہت سے ایسے بھی ہیں کہ ان کی توجہ کی راہ میں ان کے خیالات خلل ڈالتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا ذکر کیا ہے وہاں صرف نماز پڑھنے کا نہیں بلکہ نماز قائم کرنے کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی معرکۃ الآراء خطاب ’’ذکر الٰہی‘‘ میں نماز میں توجہ قائم رکھنے کیلئے بائیس طریقے بیان کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’شریعت اسلام نے بھی توجہ قائم رکھنے کے کچھ قانون مقرر کئے ہیں ان میں پہلا قانون وضو ہے جو ہر ایک نماز پڑھنے والے کو کرنا پڑتا ہے...... چونکہ اعصاب کے ذریعہ خیالات نکلتے اور پراگندہ ہو جاتے ہیں ان کو قابو میں رکھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان کے نکلنے کے بڑے بڑے مرکز ہاتھ پاؤں اور منہ ہیں اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب ان پر پانی ڈالا جائے تو خیالات کی رو جو ان سے نکل رہی ہوتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے اور خیالات نکلنے رک جاتے ہیں یہ ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے اور وضو کی اغراض میں ایک یہ غرض بھی ہے وضو میں اور بھی کئی ایک حکمتیں ہیں لیکن ایک یہ بھی ہے کہ اس طرح خیالات کی رو رک جاتی ہے اور جب وہ رک جاتی ہے تو سکون حاصل ہو جاتا ہے تو توجہ قائم رہ سکتی ہے پس وضو توجہ قائم رکھنے کیلئے ایک اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ لیکن جب وضو کرنے بیٹھو تو ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھو کہ ہم ایسا پراگندہ خیالات کو روکنے کیلئے کر رہے ہیں۔ جب ایسا کرو گے تو نماز میں سکون حاصل ہو جائے گا۔ اور خیالات تمہاری توجہ کو پراگندہ نہیں کر سکیں گے‘‘۔

(ذکر الٰہی صفحہ 30-29)

جو لوگ وضو کی باریک حکمتوں سے آگاہ ہیں اور اس کے فوائد سے واقف ہیں اور جو تقویٰ کی باریک راہوں کی پہچان رکھتے ہیں وہ وضو سے اور بھی بہت سارے فائدے اٹھاتے ہیں۔

بعض بزرگان کا یہ معمول ہے کہ وہ ہر نماز کیلئے تازہ وضوء کرتے ہیں چاہے ان کا وضوء قائم بھی ہو اور بعض لوگوں نے۔ ہر وقت باوضو رہنا اپنے لئے پسند کیا ہے۔

رات کو سوتے ہوئے وضو کر کے سونے کو صوفیاء کرام نے مستحب سمجھا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر ذکر الٰہی میں تہجد کی نماز میں اٹھنے کیلئے تیرہ طریق بیان کئے ہیں۔ اس میں ایک طریق وضو کو بیان کیا ہے فرماتے ہیں:۔

’’تیسرا طریق یہ ہے کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہو تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے اس کے قلب پر اثر پڑتا ہے۔ اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے اگر کوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے اور اگر ہنستا سوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتا ہے اس طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔

(ذکر الٰہی صفحہ 25)

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کو جلد غصہ آجاتا ہے ایسے لوگوں کیلئے کہا گیا ہے کہ اگر انکو کھڑے ہوئے غصہ آئے تو وہ بیٹھ جائیں اگر ان کو بیٹھے ہوئے غصہ آئے وہ تھوڑی دیر کیلئے لیٹ جائیں اس سے نسبتاً غصہ کم ہو جاتا ہے صاحب تحریر لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وضو کرنے سے بھی غصہ میں کافی کمی آجاتی ہے۔

جن لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہو وضو کے عمل سے ان کے ہائی پریشر میں کمی واقع ہوسکتی ہے اور اس عمل کو دہرانے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے خصوصاً وہ مریض جن کا بلڈ پریشر ذہنی تناؤ کے نتیجہ میں بڑھ جاتا ہو۔ ایسا ہی نہانے سے بھی ایسے بلڈ پریشر میں کمی محسوس کی جاسکتی ہے۔ بہت سے لوگوں نے اس کا تجربہ کیا۔ ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حال ہی میں بمقام سڈنی آسٹریلیا میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے وضو کے بارے میں فرماتے ہیں۔

’’نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں پہلی بات تو یہ ہے نماز پڑھنے سے پہلے اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھا جائے اور سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اس لئے حکم ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھیں...... ظاہری اور باطنی صفائی کیلئے وضو ضروری ہے اور یہ نماز سنوار کر پڑھنے کی پہلی شرط ہے۔

قرآن کریم میں واضح طور پر اس بارے میں ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا بروؤسکم وارجلکم الی الکعبین۔ کہ اے مومنو جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنا منہ اور کہنیوں تک ہاتھ بھی دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھولیا کرو اس حکم سے واضح ہو گیا کہ پانی کی موجودگی اگر ہے (بہر حال اسلام اتنا سخت مذہب نہیں یہ ساری شرط جو ہے وضو کی پانی کی موجودگی کے ساتھ ہے) وضو کرنا ضروری ہے کیوں کہ یہ جہاں صفائی کیلئے ضروری ہے وہاں نماز میں توجہ قائم کرنے کیلئے پوری طرح ہوشیار کرنے کیلئے بھی ضروری ہے اور نماز سے پہلے ہی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ میں اللہ کے حضور جانے لگا ہوں۔ اور دنیا داری کو جھٹک کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ یا اس طرح پاک ہو کر حاضر ہونے کی کوشش کرنی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اور مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے پھر وہ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کی تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جن کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ (مسلم) یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے تو یہ ہے وضو کی اہمیت لیکن اس سے یہ بھی مطلب نہیں لینا چاہئے جان بوجھ کر غلطیاں کرتے رہو، بدنظریاں کرتے رہو۔ دوسروں کے حقوق مارتے رہو۔ اپنے مفاد کیلئے دوسروں کو دھوکہ دیتے رہو اور پھر وضو کر لو تو پاک ہو گئے...... بلکہ انجانے میں جو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں اور ان پر وہ فکر مند رہتا ہے ان سے انسان پاک ہو جاتا ہے‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 14.4.06۔ آسٹریلیا)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ’’وضو‘‘ میں جو بھی فوائد مضمر رکھے ہیں ان سب سے ہمیں کماحقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

بقیہ: ایم ٹی اے پر عیسائیوں

میں ہی ان کے جوابات دیئے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اسلام کے دفاع کے لئے خصوصی طور پر اس کی اجازت عطا فرمائی اور مارچ 2006ء میں اس کا نام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر رکھا گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک بفضلہ تعالیٰ یہ پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

اس وقت تک اس پروگرام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے متعلق شبہات جیسے ان کا خدا یا ابن اللہ ہونا، تثلیث، کفارہ، ان کی صلیب سے نجات اور مشرقی علاقوں یعنی کشمیر کی طرف ہجرت اور ان کی طبعی وفات جیسے بڑے بڑے مسائل اور اہم امور پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔

علاوہ ازیں کچھ عرصہ قبل پوپ نے اسلام اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ بیان دیا تو اس کے ردّ میں بھی تین پروگرام پیش کئے گئے۔ اسی طرح بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبریوں پر مشتمل کئی ایک پروگرام بھی اب تک پیش کئے جا چکے ہیں۔

یہ ہر ماہ تین روز کا پروگرام ہوتا ہے۔ اور ایک دن کے پروگرام کا دورانیہ 2 گھنٹے ہوتا ہے۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اس پروگرام میں میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ان کے ساتھ اہم مہمان کے طور پر شرکت فرماتے ہیں۔ جبکہ دیگر شریک ہونے والوں میں مکرم ہانی طاہر صاحب آف فلسطین، مکرم تمیم ابودقہ صاحب آف اردن، مکرم فتحی عبدالسلام صاحب از مصر اور ممبران عربک ڈیسک (مکرم عبدالمومن صاحب طاہر، مکرم عبدالمجید صاحب عامر اور خاکسار محمد طاہر ندیم) ہیں۔

ہمارا طریق

حقیقت یہ ہے کہ ان عیسائی حملوں کا جواب جماعت احمدیہ کے سوا شاید کوئی نہیں دے سکتا۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں ایک کھلی حقیقت ہے۔ اگر کوئی عیسائی یہ کہتا ہے کہ فلاں تفسیر میں یہ بیان ہوا ہے، تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے فیض سے ہم احمدی یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی ایسی بات لکھی ہے جو قرآن وسنت سے متصادم ہے تو اس کے غلط ہونے کے لئے یہی کافی دلیل ہے۔ لہذا ہمیں ہر بڑے عالم سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور اس کے دین کی غیرت عزیز ہے۔ اور جو بیان بھی اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے خلاف ہوگا وہ غلط اور مردود ہوگا چاہے وہ کتنے ہی بڑے عالم کا ہو۔

اس کے برعکس غیر احمدی مسلمان اس تفسیر یا اس عالم یا مفسر کا دفاع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یا تو وہ اس کے پیروکار ہیں یا اس کے انکار کی اور اس کی بات کو غلط کہنے کی ان میں جرأت نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے وہ مزید مشکلات میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح جب عیسائی ایک طرف سے اسلام اور نبیٔ اسلام پر حملے کرتے ہیں اور دوسری طرف عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا کر پیش کرتے اور اس پر طرح طرح کی دلیلیں دیتے ہیں تو عام مسلمانوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا، کیونکہ غیر احمدی مسلمانوں کی اکثریت کا بالعموم یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے عیسائیوں کے اس من گھڑت عقیدہ کو مضبوط کرتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اسی لئے وہ اپنا کام ختم کرکے خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

جبکہ اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے گئے حربوں میں سے صرف یہ ایک جملہ ہی عیسائیت کی ساری عمارت کو زمین بوس کرنے کے لئے کافی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ جب وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو کسی کے لئے کفارہ بھی نہیں ہوئے۔ اور واقعہ یہ کہ وہ صلیب سے نجات پانے کے بعد طبعی عمر پا کر عام انسانوں کی طرح فوت ہو گئے ہیں۔

یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس مضبوط دلائل کا ایک انبار ہے۔ چنانچہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو عیسائی کہانی کی بناء یعنی موروثی گناہ کا ناقابل بخشش ہونا اور اس کے خاتمہ کے لئے خدا کا اپنے بیٹے کو بھیجنا اور اس کا لوگوں کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مرجانا، وغیرہ سب بے حقیقت اور پھسپھسا قصہ ثابت ہوتا ہے۔

یہی وہ حربہ ہے جو اس زمانہ میں کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ آج صلیب صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انہی انفاخ قدسیہ سے ہی ٹوٹ سکتی ہے اور ٹوٹ رہی ہے۔

پادری زکریا بطرس کو مدّ مقابل آنے کی دعوت

شروع شروع کے پروگراموں میں ہمیں بعض عیسائیوں نے واضح طور پر اور بعض نے ایسے ناموں کے ساتھ جو بظاہر مسلمانوں کے لگتے تھے یہ مطالبہ کیا کہ پادری زکریا مسلمان علماء کی کتب سے ساری باتیں باحوالہ پیش کرتا ہے لہذا آپ ان باتوں کا جواب دیں اور ان کے دفاع میں اپنا مؤقف واضح کریں، جیسا کہ تمام مسلمان کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم نے بار بار ان کو یہی جواب دیا کہ کسی بھی عالم یا مفسر کی جو ذاتی رائے ہے وہ غلط بھی ہو سکتی ہے۔ ہم صرف اور صرف الٰہی تعلیم یعنی قرآن مجید اور جس کی طرف یہ تعلیم الہام ہوئی یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پابند ہیں اور ہم کسی کی غلط رائے کے بارہ میں جوابدہ نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح کئی عیسائیوں نے جوش میں آ کر کہا کہ تم اتنے ہی دلیر ہو اور تمہارے پاس اگر واقعی کوئی معقول جواب ہے تو تم پادری بطرس کو اس پروگرام میں بلا کر بات کیوں نہیں کرتے؟

چنانچہ اس پروگرام میں جہاں تمام دنیا کے عیسائیوں خصوصاً پادریوں اور عیسائیت کے بڑے بڑے علماء کو مدّ مقابل آنے کی دعوت دی گئی وہاں پادری زکریا بطرس کو بھی بار بار میدان میں اترنے کے لئے کھلی دعوت دی گئی۔ جب اس زبانی دعوت کا انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو ان کو ایک دعوتی خط بذریعہ ای میل ارسال کیا گیا۔ اس خط کی انہوں نے رسیدگی کی اطلاع دی اور کہا کہ ہم آپ کی دعوت کے بارہ میں غور کر رہے ہیں، لیکن آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ اہل سنت مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں یا اہل تشیع کی؟ ظاہر ہے ہمارا جواب یہی ہو سکتا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا دفاع کر رہے ہیں۔ آپ کو اگر اسلام پر اعتراض ہے تو ان اعتراضات کا جواب ہم آپ کو فراہم کریں گے۔

بعد ازاں پادری صاحب نے ہماری دعوت کا ہمیں براہ راست تو کوئی مثبت جواب نہ دیا تاہم اپنے ایک پروگرام میں یہ کہا کہ ”احمدیت والوں“ نے مجھے اپنے پروگرام میں بلایا ہے تا وہ اسلام پر میرے اعتراضات کا جواب دیں اور اسلام کا دفاع کریں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ پہلے اپنے بارہ میں الأزهر والوں سے جا کر پوچھیں تا ان کو معلوم ہو کہ الأزهر والوں کے فتویٰ کے مطابق احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال، ہم احمدی تو اس طرح کی باتیں سننے کے عادی ہیں۔ لیکن ہمارے ہم آواز غیر از جماعت احباب کے لئے یہ بات ضرور عجیب ہوگی اور انہوں نے ضرور سوچا ہوگا آج عیسائیت کے خلاف صرف اور صرف وہی ایک جماعت مرد میدان کی طرح ڈٹی ہوئی ہے جس کو عالم اسلام نے سارا زور لگا کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ جبکہ سارا عالم اسلام، مسلمان حکومتیں، تنظیمیں، درسگاہیں اور علماء ومشائخ اس میدان میں دُور دُور تک کہیں نظر نہیں آ رہے۔ اس صورتحال پر یہ شعر بہت حد تک صادق آتا ہے۔

اٹھ کے اک 'بے وفا' نے دے دی جاں
رہ گئے سارے 'باوفا' بیٹھے

یعنی تمہارے کسی کو بے وفا کہنے سے وہ بے وفا تو نہیں ہو جائیگا۔ اصل حقیقت جاننا چاہتے ہو تو اس کا عمل دیکھو۔ جو جان پر کھیل گیا ہے وہی اصل وفادار ہے۔ نام کے باوفا اگر وقت آنے پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں تو سمجھ لو کہ در حقیقت وہی بے وفا ہیں۔ اور یہی بات یہاں بھی صادق آ رہی ہے۔

پروگرام کی پاک تاثیرات

اس پروگرام نے جہاں عیسائیوں کی نیندیں حرام کر دیں وہاں اسلام اور نبیء اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی وجہ سے مسلمانوں کے سینے کی ٹھنڈک کا بھی موجب ہوا۔

عیسائیوں نے بھی اس پروگرام کے اسلوب کو پسند کیا اور کہا کہ اتنے مہذب طریق پر عیسائیت کے ردّ میں پہلے کوئی پروگرام پیش نہیں کیا گیا۔ چنانچہ نہ صرف عرب دنیا بلکہ دنیا کے ہر خطہ کے مختلف ممالک سے فون کالز موصول ہوتی ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے کم وبیش بیس سے پچیس لوگوں کو ہی ایک پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

اس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری (عبدالمسیح) کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں گفتگو جاری رہی۔ آخر جب اس کو دلائل سے گھیرا گیا تو وہ لاجواب ہو گیا اور میدان چھوڑتے وقت اس نے کہا کہ آئندہ میں آپ سے گفتگو نہیں کروں گا اور اپنے پیروکاروں سے بھی کہوں گا کہ آپ کا پروگرام نہ دیکھیں۔

اسی طرح بیت المقدس کے ایک پادری (پیٹر مدروس) کے ساتھ بھی کئی پروگراموں میں بات جاری رہی اور دیکھنے والوں نے واضح طور پر اپنی رائے دی کہ پادری صاحب کے پاس کوئی دلیل نہیں اور کہا کہ فلاں فلاں بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔

نومبر 2006ء میں ہونے والے پروگرام میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے خود کہا کہ مجھ میں اس سوال کے جواب کی اہلیت نہیں ہے۔ گویا ایک رنگ میں یہ ہزیمت کا برسرعام اعتراف تھا۔

ماہ فروری 2007ء کے پروگرام میں جبکہ پادری پیٹر مدروس ہر طرف سے ہزیمت کا سامنا کر رہا تھا اور اسے بھاگنے کو جگہ نہیں مل رہی تھی عین اس وقت پادری عبدالمسیح نے (جس نے یہ کہا تھا کہ آج کے بعد مَیں خود بھی یہ پروگرام نہیں دیکھوں گا اور عیسائیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ اسے نہ دیکھیں) فون کیا اور پادری پیٹر مدروس کو مشکل سے نکالنے کی ناکام کوشش کی۔ (معلوم ہوتا ہے وہ باقاعدگی سے پروگرام دیکھتے رہے تھے اور اس موقع پر بزعم خویش وہ پیٹر مدروس کی مدد کے لئے آگے بڑھے) لیکن تمام دیکھنے اور سننے والوں نے گواہی دی کہ ان کے پاس ہمارے سوالات کا کوئی جواب نہیں اور ہمارے دلائل کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

پیارے آقا ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے اس پروگرام کا ذکر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء کے موقعہ پر اپنے خطاب میں اس پروگرام کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

”ایک عیسائی پادری نے ایک عربی چینل پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات پر مبنی ایک پروگرام پیش کیا اور چیلنج دیا کہ کسی کے پاس اگر اس کا جواب ہو تو سامنے آئے۔ اس پر مصطفیٰ ثابت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس چیلنج کا منہ توڑ جواب دینے کی

توفیق عطا فرمائی۔ ان کے جواب کی ریکارڈنگ کروا دی گئی جو ایم ٹی اے پر ایک سے زیادہ دفعہ نشر ہو چکی ہے۔ یہ جواب کتابی شکل میں بھی اُجُوبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے الأزھر والوں پر (جو بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے مصر میں) عرب ملکوں میں رہنے والے مسلمان لوگوں نے اعتراضات کا جواب لکھنے کے لئے بہت زور دیا کہ اس کا جواب دیں لیکن انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اب جبکہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ رد لکھا ہے تو الأزھر والوں نے اپنی طرف سے رسمی جواب کے طور پر لے لیا اور اپنے اخبار میں قسط وار اس کو شائع کر رہے ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔

عیسائیت کے حملے کے جواب میں فالو اَپ (Follow Up) کے طور پر عیسائی عقائد اور خیالات کے رد کرنے کے لئے عربی زبان میں ہر ماہ تین روزہ ایم ٹی اے پر ایک لائیو پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر قائم ہوا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ای میل آ رہی ہیں لوگ جذباتی رنگ میں اس اقدام کو سراہتے ہیں۔ اور ریکارڈ کر کر کے پروگرام دے رہے ہیں۔ یہ پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے نام سے آتا ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست ہیں مکرم ناصر علی صالح صاحب انہوں نے مجھے خط لکھا:

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کیا ہے اور عیسائی ضالین اور مغضوب علیہم اور صابئین کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ ایسے پروگرام مزید بھی پیش کریں۔ ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے مخصوص کر دیں۔ یہ کام جلدی کر دیں تا اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی دنیا پر ثابت ہو سکے۔

سعودی عرب سے ایک غیر از جماعت خاتون نے اس پروگرام کے دوران فون پر کہا کہ:

مَیں روزانہ تہجد میں رو رو کر خدا کے حضور دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا ٹھیک ہے ہم کمزور ہیں ہم بے عمل ہیں لیکن مسئلہ تیرے نبی ﷺ کی عزت کا ہے۔ کیا عالم اسلام میں کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں رہا جو اس پادری کا منہ بند کرے؟ آج اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں جواب سن کر میری عجیب کیفیت ہے۔ یقیناً میرے خدا نے میری تہجد کی دعائیں سن لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

دوبئی کے ایک شخص نے اس پروگرام کے دوران بات کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ کوئی عربی چینل اس کے جواب کی اجازت نہیں دے گا لیکن ان کی توقع کے خلاف MTA میدان میں آ گیا۔

بہت سے مسلمانوں نے ہمیں لکھا کہ یہ پروگرام دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔ کسی نے کہا کہ: خدا کی قسم آپ ہماری مدد کو آئے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد اور رہنمائی فرمائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

کسی نے لکھا ہے کہ ہمیں آپ کا قرآن کریم کی تفسیر کرنے کا انداز بہت پسند آتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے عرب دنیا میں احمدیت کا بڑا تعارف ہوا ہے۔ اس عیسائی کی اس کوشش سے جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے تھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے راستے کھول دئے ہیں۔

عبد السلام محمد جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ: مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، انداز بیان نہایت مہذب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے کیونکہ آپ نے دین اسلام کے خلاف شبہات کا رد کر کے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا ہے۔ ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ:

افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔ رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ ان کا سارا اسلام فروعی مسائل داڑھی اور نقاب، اور جن بھوت اور ٹونے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔ اس بارہ میں یہ لوگ ایک دوسرے کے موقف کے برعکس فتوے دیتے اور اُمت کو مزید بانٹتے ہیں۔

الجزائر کے ایک دوست نے لکھا:

میں ان پروگراموں کو خود ریکارڈ کر کے آگے لوگوں میں پھیلاتا ہوں تا کہ وہ بھی عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اسلحہ سے لیس ہو جائیں۔

ایک بڑی عمر کے غیر از جماعت دوست نے پروگرام میں فون پر کہا:

مَیں نے آپ کے خلاف بہت پڑھا ہے لیکن آج مَیں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ: دنیا جو مرضی کہتی پھرے لیکن اصل اسلام یہی اسلام ہے اور اصل مسلمان یہی جماعت ہے۔

آئرلینڈ سے ایک عراقی دوست نے کہا:

میری بیوی آئرلینڈ کی ہے اس کی ماں راہبہ ہے ایک دن اس پروگرام کا میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ ان کو سنا رہا تھا تو اس نے کہا کہ مَیں مسلمان تو نہیں ہوں گی لیکن آج کے بعد مَیں ایمان لاتی ہوں کہ اللہ ایک ہے۔

اس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری (عبد المسیح) کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں ہر بار گھنٹے سے بھی زیادہ مسلسل گفتگو کی گئی۔ اس پادری کی کئی ایک تصانیف بھی ہیں اور مصر میں عیسائیت پھیلانے کے لحاظ سے بھی کافی مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اتمام حجت کرنے کی توفیق بخشی جس کی وجہ سے کئی عیسائیوں نے بھی جوش میں آ کر فون کئے اور بعض نے کہا کہ اس پادری کو جواب دینے کا طریق نہیں آتا۔ وغیرہ۔ آخر لاجواب ہو گیا اور راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ میں آپ سے گفتگو نہیں کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود عیسائیوں کی اس پروگرام میں شرکت جاری ہے۔"

(اقتباس از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ بتاریخ 29/جولائی 2006ء)

اللہ کے فضل سے اس پروگرام کے نتیجے میں کئی بیعتیں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

پروگرام کا لائیو ترجمہ

کئی احباب نے فون کر کے اس پروگرام کا مختلف زبانوں میں لائیو ترجمہ نشر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور بعض نے تو کہا کہ ایک دو نہیں بلکہ اس پروگرام کا تو دس زبانوں میں ترجمہ نشر ہونا چاہئے۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے اب اس پروگرام کا اُردو اور انگریزی میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوتا ہے۔ اس طرح اس پروگرام کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا ہے۔ اُردو ترجمہ عموماً جرمن فریکوینسی پر جبکہ انگریزی ترجمہ فرنچ فریکوینسی پر نشر ہوتا ہے۔

ثمرات

اس پروگرام کے جہاں اور بے شمار گراں قدر اور بیش قیمت ثمرات سامنے آ رہے ہیں وہاں ایک یہ بھی حقیقت سامنے آئی ہے کہ کل تک جو مسلمان ہمیں زنادقہ اور کفار سے بھی بدتر سمجھتے تھے اسلام کے اس عظیم الشان دفاع کے نتیجہ میں آج ان میں کئی ایک نے علی الاعلان اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے اختلافات محض اندرونی اور معمولی اختلافات ہیں اور ہم ان کو آپس میں بیٹھ کے حل کر سکتے ہیں، لیکن جب اسلام کی عزت اور ناموس رسالت کی بات ہوگی تو آپ اور ہم میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ ہم آپ کے شانہ بشانہ اس جہاد میں شریک ہوں گے۔

لکاور کل تک جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں بات کرنے والے کو بھی کافر قرار دے دیتے تھے آج علی الاعلان وفات مسیح پر دلیلیں دے رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول بڑی شان کے ساتھ سچا ثابت ہو رہا ہے: عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔

والحمد للہ علی ذلک۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 23 مارچ 2007)

☆☆☆

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد
شہروز
مسرور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
58, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سورو (اڑیسہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سورو کا پہلا ایک روزہ لوکل اجتماع مورخہ 17.12.06 کو بڑی خیر وخوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔

اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ۹ بجے پرچم کشائی کی گئی۔ اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم عبد الودود خان صاحب علاقائی قائد کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ اجتماع میں تلاوت، نظم خوانی اور تقریر کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے، اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء محترم خالد حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہر ماہ کی طرح ایک خصوصی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ محترم صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں شرکاء اجتماع کو زریں نصائح فرمائیں۔ تقسیم انعامات واجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دوررس نتائج برآمد فرمائے اور مجلس میں مسابقت کی ایک روح پیدا ہو۔ (عمران خان سیکرٹری تعلیم وتربیت مجلس خدام الاحمدیہ سورو)

جماعت احمدیہ کوچین کی طرف سے دوروزہ مفت آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد

مورخہ 30 جنوری 2007 کو جماعت احمدیہ کوچین کی طرف سے مفت آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ صبح آٹھ بجے اجتماعی دعا کے بعد رجسٹریشن شروع ہوا۔ ٹھیک دس بجے سے دوپہر دو بجے تک فورٹ کوچن سرکاری ہسپتال میں آنکھوں کے ماہرین ڈاکٹر شہیر باوا M.B.B.S اور ڈاکٹر وی بجو M.B.B.S نے 150 مریضوں کا معائنہ کیا۔ ان میں سے چنیدہ ۱۱ مریضوں کا مورخہ 31 جنوری 2007 کو فورٹ کوچن سرکاری ہسپتال میں موتیہ بند کا آپریشن کیا گیا۔ آپریشن ہونے والے احباب کو جماعت کی طرف سے مفت چشمہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں باقی تمام مریضوں کو مفت دوائی فراہم کی گئی۔ آپریشن کے بعد سب مریضوں نے بتایا ہے کہ ان کی نظر اب پہلے سے بہتر ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی میں برکت دے آمین۔ (ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ کوچین)

بک فیئر ممبئی میں احمدیہ بک سٹال

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ ممبئی کو ”بک فیئر ممبئی“ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مورخہ 18 جنوری تا 28 جنوری بمقام کراس میدان ممبئی میں بہ ہدایت مکرم ناظر صاحب نشر واشاعت قادیان احمدیہ اسٹال لگایا گیا۔ صبح ۱۱ بجے تا رات ۹ بجے یہ اسٹال چلتا تھا۔ جس میں ہر دن ہمارے اسٹال پر ہزاروں افراد تشریف لاتے رہے اور مراٹھی، اردو اور دیگر زبانوں کی کتب کا مطالعہ اور خریداری کرتے رہے۔ مجموعی طور پر 12 ہزار سے زائد لوگوں نے احمدیہ اسٹال سے کتب اور فری لٹریچر لیا۔ اور ان تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس اسٹال میں جدید ٹیکنیک کے طور پر مکرم عبد السلام صاحب کا لیپ ٹاپ استعمال کرکے جماعتی معلومات بروقت فراہم کی گئیں۔ مراٹھی قرآن خصوصی طور پر توجہ کا مرکز بنا جسے رعایتی قیمت پر فراہم کیا گیا اس موقع پر خدام وانصار رضاکاران نے خصوصی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (سید طفیل احمد شہباز، مبلغ سلسلہ ممبئی)

جماعت احمدیہ اترانچل کی طرف سے مفت طبی امداد

جماعت احمدیہ کے سرکل اترانچل کے مختلف علاقہ جات میں مجلس انصار اللہ بھارت کے تعاون سے تقریباً 190 غریب مریضان کا مفت علاج کیا گیا۔ جماعت احمدیہ اسی طرح بلاتفریق مذہب وملت صرف انسانی محبت کے جذبہ کے تحت ساری دنیا میں Humanity First کا کام کر رہی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رضاکاران کو بہترین جزائے خیر دے۔ (محمد حبیب اللہ۔ مینگوال سرکل اترانچل)

جماعت احمدیہ راجستھان کی طرف سے مفت میڈیکل کیمپ

خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبہ راجستھان میں ۹ مقامات پر مجلس انصار اللہ کے تعاون سے جماعت احمدیہ کے ڈاکٹر صاحبان نے مفت ہومیوپیتھک طبی امداد کے کیمپ کا اہتمام کیا۔ جس سے تقریباً 1200 افراد نے مفت طبی امداد حاصل کیں۔ اس کے متعلق صوبہ راجستھان کے مختلف اخبارات اور ٹی وی میں خبریں نشر ہوئیں۔ ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج ہومیوپیتھک نور ہسپتال قادیان نے ۹ مقامات پر دورہ کرکے اس کی نگرانی کی انکی معاونت میں کام کرنے والے جملہ رضاکاران کو خاص کر ڈاکٹر منور احمد صاحب اور جماعت کے مبلغین ومعلمین کرام جنہوں نے اس کیمپ کے اہتمام میں دن رات کام کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(نصیر الحق سرکل انچارج بیاور راجستھان)

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

بھولر: مورخہ 28 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ بھلر ضلع مکتسر سرکل موگا (تھراج) میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی بعدہ نظم مکرم بلال احمد صاحب معلم کوٹکپورہ نے پڑھی بعدہ پہلی تقریر مکرم کمال الدین صاحب معلم ہر یکے کلاں نے کی دوسری تقریر مکرم محمد امین ندیم کی ہوئی جلسہ دُعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعدہ مجلس سوال وجواب ہوئی“۔ یہ جماعت بالکل نئی جماعت ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ 1947ء کے بعد اس بستی میں 2007ء میں پہلی بار جماعت احمدیہ کا سیرت النبی جلسہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد

لوگوں میں نیک تبدیلیاں پیدا کردے اور اپنے فضل سے سعید روحیں پیدا فرمائے۔ (عبد القیوم معلم سلسلہ)

رڑکی ہیراں (پنجاب): مورخہ ۱۱ مارچ کو بمقام رڑکی ہیراں سرکل پٹیالہ کا بابرکت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا جس میں مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان، محترم شعیب احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان تشریف لائے۔ اس کے علاوہ حلقہ چمکور صاحب کے ایم ایل اے محترم چرنجیت سنگھ صاحب ودیگر اعلیٰ افسران بھی شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز زیر صدارت مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ہوا تلاوت کلام پاک مکرم مولوی محمد تاج صاحب تبسم نے کی نظم عزیزم روی خان نے پڑھی جلسہ کی پہلی تقریر مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے کی محترم موصوف نے سیرت طیبہ آنحضرت ﷺ کی روشنی میں افراد جماعت کو اپنی زندگیاں گذارنے کی طرف توجہ دلائی دوسری تقریر مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کی روشنی میں اسلامی رواداری کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد محترم چرنجیت سنگھ صاحب ایم ایل اے نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایسے پروگرام منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد دی اس کے بعد عزیزہ نازیہ بانو نے نظم پڑھی۔ اس پروگرام کی آخری تقریر شعیب احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں تربیت کے موضوع پر کی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے افراد جماعت کو سیرت آنحضرت ﷺ کو آمنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گذارنے کی طرف توجہ دلائی نیز محترم ایم ایل اے صاحب کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا خاکسار نے آخر پر سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور محترم صدر جلسہ نے دعا کروائی اس جلسہ میں سرکل پٹیالہ کی اکثر جماعتوں سے افرادِ جماعت شامل ہونے والے احباب کیلئے کھانے کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں خدمت اسلام واحمدیت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

سرکل پٹیالہ کا تعلیمی جائزہ

مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان ومکرم طیب احمد صاحب خادم نے مورخہ 24,25 فروری کو سرکل پٹیالہ کی جماعتوں کا دورہ کیا جس میں محترم موصوف نے اجتماعی اور انفرادی طور پر طلباء کا جائزہ لیا نیز طلباء وطالبات کو تعلیمی معیار بلند کرنے کیطرف توجہ دلائی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں پرائمری تک کم از کم چار گھنٹے اور میٹرک تک چھ گھنٹے گھر پر سکول کے علاوہ مطالعہ کیطرف توجہ دلائی نیز حصول تعلیم کے سلسلہ میں حائل مشکلات کا جائزہ لیا محترم موصوف نے تمام طلباء اور طالبات کو اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ خلیفہ وقت ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں ابھی سے محنت لگن اور دعاؤں سے ان توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

(نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں تقریباتِ آمین

قادیان (دار الامان): مورخہ 24 مارچ بعد نماز عشاء مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے 27 بچوں اور 36 بچیوں کی تقریب آمین میں شرکت کی جبکہ بڑی عمر کی 10 مستورات نے بھی اس موقع پر قرآن مجید کا ایک دور مکمل کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک بچے سے قرآن مجید سن کر دُعائے ختم القرآن پڑھائی اور پھر تمام حاضرین کو قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی اہمیت اور برکات کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کے ختم قرآن کے موقعہ پر تقریب آمین کا انعقاد کیا تھا اور آپ دُنیا کی تمام خوشیوں سے بڑھ کر اس موقعہ پر خوشی محسوس کرتے تھے آپ نے آخر پر اجتماعی دُعا کرائی اس موقعہ پر نظارت تعلیم القرآن قادیان کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کے ذریعہ بچوں میں انعامات تقسیم کروائے گئے۔ خاکسار حاجی رشید الدین کی زیر نگرانی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان ومہتمم صاحب مقامی کے تعاون سے تمام امور سرانجام دیئے گئے۔ لوکل انجمن کی طرف سے تمام حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی۔ اس موقعہ پر بچوں کے والدین کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

سرکل کانپور: خدا تعالیٰ کے فضل سے سرکل کانپور کی متعدد جماعتوں میں معلمین کرام نے تعلیم القرآن کلاسز کے تحت تقریبات آمین کا انعقاد کیا جماعت وار طلبا کی تعداد ذیل میں درج ہے۔ جماعت احمدیہ سطہ میں تین لڑکے اور چار لڑکیوں نے، جماعت احمدیہ کالو اور دھیر میں دو لڑکے اور آٹھ لڑکیوں نے، جماعت احمدیہ پنگھوئی میں تین لڑکے اور پانچ لڑکیوں نے، لال پور میں تین لڑکے اور دو لڑکیوں نے، جماعت گڑرا میں دو لڑکے اور تین لڑکیوں نے اور جماعت پیراتو میں 4 لڑکے اور 4 لڑکیوں نے قرآن مجید ناظرہ کا ایک دور مکمل کیا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں کو قرآن کریم کے علوم سیکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے والا بنائے۔ (آمین) (مختار احمد

سرکل انچارج کانپور)

رشی نگر: مورخہ 18 جنوری 2007ء کو پبلک اسکول جماعت احمدیہ رشی نگر کے صحن میں آمین کی بابرکت تقریب منعقد ہوئی ایک بجے اور آٹھ بچوں نے قرآن مجید کا دور مکمل کیا۔ اس تقریب میں تلاوت قرآن حکیم عزیز مدثر نذیر گنائی نے نظم عزیزہ ثریا ظہور اور صدف شمین نے پڑھ کر سنائی اس کے بعد پہلی تقریر مکرم ماسٹر محمد حسین پڈر سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ دوسری تقریر خاکسار ریاض احمد رضوان رشی نگر نے کی۔ بعد ازاں صدارتی خطاب ہوا جو مکرم محمد شفیع صاحب واعظ نائب صدر جماعت احمدیہ رشی نگر نے فرمایا ان میں مقررین نے قرآن مجید پر مفصل روشنی ڈالی اسطرح یہ مقدس تقریب دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے معا بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔
(ریاض احمد رضوان معلم سلسلہ رشی نگر کشمیر)

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ سرکل ڈائمنڈ ہاربر::

مورخہ ۳ فروری کو بمقام ڈائمنڈ ہربر ٹریننگ سینٹر میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام تقریب آمین منعقد ہوئی اس تقریب کی صدارت مکرمہ تحسن فرزانہ صاحبہ نے کی۔ تلاوت، نظم، عہدنامہ کے بعد لجنات سے مکرمہ تحسن فرزانہ صاحب اور مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے قرآن کریم ناظرہ سنا۔ اور ناصرات سے مکرم سلطان احمد ظفر صاحب نمائندہ تعلیم القرآن و وقف عارضی نے سنا اس تقریب میں 95 ممبرات اور 53 ناصرات حاضر تھیں۔ اور 63 لجنات نے قرآن کریم ختم کیا اور دس ناصرات نے یسرنا القرآن اور، ناصرات نے قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ اس کے علاوہ مورخہ ۴ فروری کو پہلا زونل جلسہ ڈائمنڈ ہاربار کے موقعہ پر پردہ کی رعایت کے ساتھ ٹی وی کے ذریعہ سے جلسہ کو سنانے اور دکھانے کا انتظام تھا۔ اس سے لجنات اور ناصرات نے بھرپور استفادہ کیا۔
(بشریٰ حمید صدر لجنہ اماء اللہ کولکتہ)

یاری پورہ: جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر میں مورخہ 9 فروری 07 کو بعد نماز جمعہ تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا جس میں آٹھ بچوں نے حصہ لیا اس تقریب کی صدارت الحاج محترم غلام نبی صاحب ناظر نے کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزم عامر الیاس شاہ نے کی اس کے بعد نظم ''محمود کی آمین'' عزیزم ادیب احمد انعام نے پڑھی اس کے بعد ہر طفل نے باری باری قرآن کریم الحاج مکرم غلام نبی صاحب ناظر کو سنایا پھر آخر پر قرآن کریم کی فضیلت کے بارے میں مکرم موصوف نے چند نصائح فرمائیں پھر اس تقریب کا اختتام دُعا سے ہوا۔ آخر پر احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (راجہ طارق احمد خان معلم وقف جدید بیرون)

چک ایمرچھ: جماعت احمدیہ چک ایمرچھ خانپورہ میں 31 دسمبر 2006ء کو 20 بچے اور بچیوں نے قائدہ یسرنا القرآن مکمل کیا۔ اسی طرح مورخہ 25 جنوری 2007ء کو 22 بچے اور بچیوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا الحمدللہ۔ اور اب انہوں نے قرآن مجید باترجمہ بھی پڑھنا شروع کر دیا ہے احمدی بچوں کے علاوہ غیر از جماعت کے کچھ بچوں نے بھی قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام بچوں کو قرآنی علوم سے فیض یاب کرے۔ اور آئندہ کی زندگی کے لئے بہترین زاد راہ بنائے آمین۔
(سید امداد علی۔ خادم سلسلہ چک ایمرچھ)

پیرون: ماہ فروری میں جماعت احمدیہ پیرون میں تقریب بسم اللہ کا انعقاد کیا گیا اس میں جماعت کے بچگان کے علاوہ بالغان نے بھی شرکت کی۔ تین لڑکیوں اور ایک لڑکے نے قرآن پاک شروع کیا۔ اس تقریب کی صدارت مکرم مہر الدین خان صاحب زعیم انصار اللہ پیرون نے کی۔ اس تقریب مین خاکسار اور مقامی معلم انعام الحق صاحب نے بھی قرآن پاک کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی بعدہ سب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فاروق احمد معلم جماعت احمدیہ پیرون)

تربیتی اجلاس بمقام چڑک (موگا)

مورخہ 8.3.07 بمقام چڑک ضلع موگا میں بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم بشیر محمد صاحب معلم سلسلہ تھراج نے کی۔ اجلاس کی شروعات قرآن پاک کی تلاوت سے ہوئی جو خاکسار نے کی پھر ایک نظم مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ کوٹکپورہ نے پڑھی پہلی تقریر مکرم غلام احمد مبارک صاحب معلم سلسلہ محروں نے شرائط بیعت میں سے نماز کے موضوع پر کی دوسری تقریر خاکسار نے سیرت نبی پاکؐ کے موضوع پر کی۔ پھر صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔
(محمد کلیم معلم سلسلہ چڑک)

محروں میں تربیتی اجلاس

مورخہ 9.3.07 نماز جمعہ کے بعد ایک تربیتی اجلاس بمقام محروں ضلع موگا منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم بشیر محمد معلم سلسلہ تھراج نے کی۔ اجلاس کی شروعات عزیزم رمضان خان صاحب کی تلاوت سے ہوئی پھر ایک نظم مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ کوٹکپورہ نے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار نے حضرت خلیفة المسیح کی بیان فرمودہ شرائط بیعت میں سے تیسری شرط میں سے توبہ استغفار اور خدا تعالیٰ کی حمد کے موضوع پر کی۔ پھر صدارتی خطاب ہوا پھر دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اجلاس کے بعد چائے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (غلام احمد مبارک معلم سلسلہ محروں)

تربیتی اجلاس بمقام کڑلور تامل ناڈو

جماعت احمدیہ کڑلور نے اس سال کا پہلا تربیتی جلسہ مورخہ 4.2.07 کو مکرم امیر صاحب نارتھ زون تمل ناڈو کے زیر صدارت منعقد کیا۔ اس میں مکرم مولوی مزمل صاحب اور مولوی طارق احمد صاحب اور خاکسار کے ایم سید محمد اور نیز مکرم مزمل صاحب معلم کی تقریریں ہوئیں اور سوال جواب کا پروگرام بھی ہوا اور اس تربیتی جلسہ میں احباب جماعت نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا اور اس میں تقریباً 70 سے زائد افراد جماعت اور چند غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی اس کے بعد سب لوگوں میں کھانا اور چائے تقسیم کی گئی اور بعد نماز ظہر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(کے ایم سید محمد صدر جماعت احمدیہ کڑلور تامل ناڈو)

تربیتی جلسہ جماعت احمدیہ حیدر آباد

مورخہ 28 جنوری 2007 مسجد احمدیہ افضل گنج (جوبلی ہال) میں صبح ۱۱ بجے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے کی۔ مکرم غلام ناظم الدین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم احمد عبد الباسط صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا منظوم کلام سنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خواجہ معین الدین صاحب نے اطاعت اور فرمانبرداری کے عنوان پر کی اُس کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب فلک نما نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی۔ بعدہ خاکسار نے ''بدعات سے اجتناب'' کے موضوع پر تقریر کی۔'' اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام'' ذکر خدا پر زور دے'' خوش الحانی سے پڑھا گیا آخر میں صدر اجلاس نے اسلامی اخلاق کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے نیک نتائج مترتب فرمائے۔
(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

جمشید پور میں تربیتی اجلاس بابت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

مورخہ 21.1.07 احمدیہ مسلم مشن ہال جمشید پور صوبہ جھارکھنڈ میں مکرم سید جمیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کی زیر صدارت بعد نماز عصر تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا مکرم سید مظہر الحق صاحب نے تلاوت کی اور مکرم نیک محمد صاحب نے نظم پڑھی بعدہ مکرم سید معین الحق صاحب مکرم سید آفتاب عالم صاحب اور مکرم نیک محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے صبح باجماعت نماز تہجد پڑھی گئی خلافت جوبلی کیلئے نفلی روزہ رکھا گیا۔ افطاری کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع ہوئی۔ دوسری نشست کا آغاز مکرم جمال احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نظم مکرم قمر الدین صاحب طاہر نے پڑھی بعدہ خاکسار فرزان احمد خان نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تعلق سے سرکلر اور پروگرام سے احباب کو آگاہ کرتے ہوئے خلافت جوبلی کی افادیت و برکات کے تعلق سے سمجھایا اور آخری تقریر مکرم صدر اجلاس نے کی اور دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ (فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ جمشید پور)

جامعہ احمدیہ قادیان میں ماہر اقتصادیات کی تقریر

مورخہ 18.1.07 بروز جمعرات جامعہ احمدیہ قادیان میں پروفیسر ڈاکٹر حامد الرحمن صاحب ماہر اقتصادیات قادیان تشریف لائے آپ امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں اقتصادیات کے پروفیسر ہیں۔ آپ کو جامعہ احمدیہ قادیان میں اقتصادیات پر تقریر کی دعوت دی گئی۔ پروگرام کے آغاز میں مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے موصوف کا مختصر تعارف کرایا اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب Marshal Gold Smith School of Management ڈیپارٹمنٹ Alliant International University U.S.A میں اقتصادیات کے پروفیسر کی حیثیت سے پڑھا رہے ہیں۔ پروگرام کا آغاز عزیزم بانس علی صاحب کی تلاوت سے ہوا بعدہ عزیزم ہاشم صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اقتصادیات کے بارے میں لیکچر دیا اور بتایا کہ دنیا کی اقتصادیات کی بنیاد تین یونٹ پر شمار کی جاتی ہے۔ ۱۔ گورنمنٹ ۲۔ بینکس ۳۔ گھریلو افراد۔ اقتصادیات کے موضوع میں سب سے پہلے ماہرین ان تینوں ذرائع سے روپیہ کی آمد پر غور کرتے ہیں اور سب سے زیادہ اہمیت گھریلو افراد پر دی جاتی ہے۔ کیونکہ عام آدمی زیادہ پیسہ لگاتا ہے جس کی بنیاد پر بینک اور گورنمنٹ کے پاس روپیہ جمع ہوتا ہے۔ دوسرا پہلو آپ نے یہ بتایا کہ دو طبقے کے لوگ ہوتے ہیں ایک جس کے پاس روپیہ اس کی آمد سے زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرا جس کے پاس روپیہ کم ہوتا ہے مگر وہ کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ ان دو طبقوں کے درمیان رابطے کرنے کیلئے Broker کی ضرورت پڑتی ہے جو رابطہ قائم کرتے ہیں۔ موصوف نے تقریباً 45 منٹ خطاب کیا اس کے بعد طلباء نے اقتصادیات کے موضوع پر مختلف سوالات کئے۔ مثلاً شیئر بازار اور اس کی اہمیت اقتصادیات میں سونے چاندی کی حیثیت وغیرہ آخر میں ڈاکٹر صاحب نے ایک یادگاری تصویر لی اور مکرم پرنسپل صاحب کی دعا کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو بابرکت کرے۔ اس موقع پر مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم بھی موجود تھے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

12 Apr 2007 Page-13 (بدر)

مسجد احمدیہ بھیرہ (ضلع اونہ، ہماچل) کا سنگ بنیاد اور تربیتی جلسہ

بھیرہ صوبہ ہماچل میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے 1.11.06 کو رکھا۔ موصوف کے ساتھ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے بھی مسجد کی بنیادی اینٹیں رکھیں ان کے علاوہ ضلع اونہ کی جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے صدر صاحبان اور عہدیداران جماعت کے علاوہ علاقہ میں خدمت کرنے والے مبلغین و معلمین کرام اور خاکسار نے بنیادی اینٹ رکھی بعد دعا ہوئی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی نیز تمام مہمان کرام کے کھانے کا انتظام بھی جماعتی طور پر کیا گیا۔

اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کی صدارت میں ایک مختصر تربیتی جلسہ بھی ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے مسجد کی اہمیت و برکات پر تقریر کی اور نومبائعین کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کے بعد ایک فیملی کو بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس وقت ضلع اونہ میں پندرہ منظم جماعتیں ہیں یہاں یہ چوتھی مسجد تعمیر کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نہ صرف جماعت احمدیہ بھیرہ بلکہ پورے علاقہ کیلئے باعث برکت بنادے آمین۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

مجلس انصار اللہ قادیان کی مساعی

تربیتی جلسہ:۔ مورخہ 29.1.07 کو مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے مسجد دار الرحمت قادیان میں بعد نماز عشاء ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر جموں کشمیر منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد انصار اللہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید نائب زعیم اعلیٰ اول نے حضور ایدہ اللہ کا انصار کے متعلق ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد ایوب صاحب ساجد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان نے ''تقویٰ شعاری اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' پر مفصل روشنی ڈالی۔ اسکے بعد مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاب ناصر منتظم تربیت نومبائعین نے تلاوت قرآن کریم کرنے اور اپنی اولاد کو بھی اس پر عمل کرانے کیلئے اچھے پیرائے میں نصیحت کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے زریں نصائح کرتے ہوئے اجتماعی دُعا کرائی۔

مریضوں کی عیادت اور پھلوں کی تقسیم: مورخہ 11.1.07 کو شعبہ خدمت خلق کے تحت نور ہسپتال میں جا کر مریضوں کی عیادت کی گئی اور ان میں فروٹ تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح مورخہ 14.1.07 کو غریب داس ہسپتال اور سرکاری ہسپتال میں جا کر مریضوں کی تیمارداری کی گئی اور ان میں پھل تقسیم کئے گئے اس تعلق میں مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی منتظم خدمت خلق اور مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید نائب زعیم اعلیٰ اول نے تعاون دیا۔

مورخہ 18.1.07 تا 24.1.07 ہفتہ تجنید منایا گیا۔

شعبہ تربیت: کے تحت 20.01.07 کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مہمانان کرام مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر آف کینڈا اور مکرم فوادلال صاحب بہاری نائب صدر مجلس انصار اللہ صف دوم آف ماریشس نے خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید بیرون نے کی بعد ازاں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دہرایا اور مکرم مولوی کے محمد ظفر اللہ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نظم خوانی کی۔ تقریر اول مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر آف کینڈا کی تھی۔ دوسری تقریر مکرم فوادلال بہاری آف ماریشس کی تھی۔ موصوف نے ماریشس میں احمدیت کی ترقی بیان کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے مہمان بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جملہ اراکین کو خلافت کے ساتھ محبت وعقیدت سے وابستہ رہنے کی تاکید وتلقین کی اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ (محمد ایوب صاحب ساجد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

طرحی نظم

''تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے'' (زہرہ جبیں حال مقیم کینڈا)

مہدی کی دُعاؤں میں پرنور فضاؤں میں
جاں باز بہت دیکھے احمد کے یہ دیوانے

سرمستی ایمان ہے ان نور کی چھاؤں میں
دل شاد ہوئے ہیں سب مہدی کے یہ پروانے

ہم دور خلافت کے بے لوث فدائی ہیں
برکت ہے دُعاؤں کی افسردہ ہیں بیگانے

تنظیم جماعت میں ہے حسن عمل جاری
باران ہو رحمت کی آباد ہوں ویرانے

کچھ زور نہیں اپنا ہے آس دُعاؤں کی
یارب یہی خواہش ہے سچے ہوں یہ افسانے

یہ فضل الٰہی ہے مضبوط گواہی ہے
مہدی کے مریدوں کے آباد ہیں کاشانے

گلشن ہیں مسیحا کے اِک نور کا عالم ہے
روشن ہیں سبھی آنکھیں مسرور ہیں دیوانے

اب فرق نہیں کوئی مشرق ہو کہ مغرب ہو
اسلام کے ہی پرچم دُنیا میں ہیں لہرانے

اس بادۂ عرفاں سے مخمور ہیں ہم سب
دلدار یہاں ہیں سب بھرپور ہیں پیمانے

ہے یار مکیں دل میں مایوس جبیں کیوں ہو
آئی ہیں محبت کے دوجام وہ پلوانے

درخواست دُعا

خاکسار کا بیٹا فہیم اختر جو M.B.B.S کر انٹرنیشپ میں ہے M.S/M.D یا M. Radiology میں داخلہ کیلئے، بیٹی نادرہ شاہین جو B.Sc Agriculare کے IIIrd year میں ہے اسی طرح دوسرے بیٹے کی Electronics Enginering میں نمایاں کامیابی کیلئے اور سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم طارق اختر جس نے کیمبرج یونیورسٹی کے ایڈمیشن ٹیسٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے ان سب کی مزید کامیابیوں کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ چاروں بچوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کہ'' میں تیری جماعت میں بے شمار علوم وفنون کے ماہر دوں گا'' کے مصداق بنائے۔ (اختر حسین مونگیر بہار)

جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڑیسہ کا 43واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا 43واں جلسہ سالانہ مورخہ 22-21 اپریل 2007ء بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اڑیسہ وصوبہ اڑیسہ کے پڑوسی صوبہ جات کے احباب سے اس جلسہ میں شرکت کی درخواست ہے۔ اس جلسہ کی ہر طرح سے کامیابی کیلئے بھی قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کسی بھی قسم کی جانکاری کیلئے درج ذیل فون نمبرز سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

فون نمبر احمدیہ مسلم مشن کیرنگ 06755-229818

فون نمبر صدر جماعت کیرنگ احمدیہ مکرم شیخ ابراہیم صاحب 06755-229864

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers

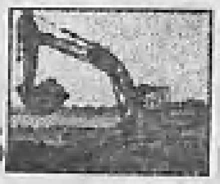

(Earth Moving Contractor)

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

پاکستان میں دینی مدرسہ کی طالبات کا طالبان کے طرز پر کاروائی

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں دینی مدرسہ ''جامعہ حفصہ'' کی نقاب پوش طالبات نے ایک مکان پر چھاپہ مارکر تین خواتین، شمیم اختر، ان کی بہو اور بیٹی اور چھ ماہ کی پوتی کو یرغمال بنالیا۔ انہوں نے آبپارہ مارکیٹ میں واقع ویڈیو دکانوں کے مالکان کو بھی تنبیہ کی ہے کہ وہ عریانی اور فحاشی پھیلانے کا سبب بننے والی سی ڈیز کی فروخت بند کردیں۔ اس سے قبل اسی مدرسہ کی طالبات نے گزشتہ ماہ اسلام آباد میں بچوں کی ایک لائبریری پر کئی دنوں تک قبضہ کئے رکھا تھا۔ طالبان طرز کی اس طرح کی اطلاعات صوبہ سرحد کے بعض دور دراز علاقوں سے تو پہلے ہی آتی رہتی تھیں لیکن وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں اس طرح کا اقدام پہلی بار ہوا ہے۔

اس بارے میں جب جامعہ حفصہ کے نائب پرنسپل غازی عبدالرشید سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ ان کے مدرسے کی طالبات نے کس اختیارات کے تحت کاروائی کی تو انہوں نے کہا کہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلام کہتا ہے کہ برائی کو روکیں۔ تین روز تک یرغمال رکھی جانے والی خواتین اسلام آباد کا مکان چھوڑ کر راولپنڈی میں اپنے رشتہ دار کے پاس منتقل ہوگئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ نفسیاتی مریض بن چکی ہیں اور دوبارہ حراست میں لینے کی دھمکیوں کے بعد خوفزدہ اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔

رہائی کے بعد شمیم اختر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ جامعہ حفصہ کی تیس چالیس طالبات اور تیس چالیس طلباء نے ان کے گھر پر چھاپہ مارا اور انہیں، ان کی بیٹی، بہو اور چھ ماہ کی پوتی کو رسیوں سے باندھ کر گھسیٹتے ہوئے لال مسجد لے گئے۔ اس بدسلوکی پر انہوں نے مدرسے کی انتظامیہ کو دھمکی دی کہ اگر ان سے یہ سلوک جاری رکھا گیا تو وہ ترک اسلام کرکے عیسائی مذہب اختیار کرلیں گی۔

بنگلہ دیش میں چھ شدت پسندوں کو پھانسی کی سزا دی گئی

بنگلہ دیش میں گزشتہ دنوں ۳۰ مارچ کو 6 انتہاء پسندوں کو پھانسی دے دی گئی جن کو ۲۰۰۵ء میں ملک کے طول و عرض میں ہوئے بم دھماکوں میں ملوث پایا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق ان میں کالعدم تنظیم جاگرتا مسلم جنتا بنگلہ دیش کے سربراہ صدیق الاسلام عرف بنگلہ بھائی اور جماعت المجاہدین کے سپریم لیڈر شائق عبدالرحمٰن شامل تھے۔ انہیں ملک کی مختلف جیلوں میں سولی پر چڑھایا گیا۔ بنگلہ بھائی کو میمن سنگھ جیل میں پھانسی دی گئی اور شائق کو کومیلا جیل میں سولی پر چڑھایا گیا۔ یہ گروپ بنگلہ دیش میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ان چھ انتہا پسندوں کو ۲۰۰۵ء میں ہوئے بم دھماکوں کی سازشیں تیار کرنے کے الزام میں گزشتہ سال مئی میں ہائی کورٹ نے سزائے موت سنائی تھی۔ مذکورہ بم دھماکوں میں کم از کم ۳۰ افراد ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہوئے تھے۔ متاثرین میں جج، وکلاء، پولیس والے اور دیگر سرکاری افسران شامل تھے۔ نومبر ۲۰۰۵ء میں بنگلہ دیش میں ججوں پر کیا جانے والا یہ حملہ ملک بھر میں کئے جانے والے سلسلہ وار بم دھماکوں کا حصہ تھا جس کی ذمہ داری کالعدم تنظیم جماعت المجاہدین پر ڈالی گئی تھی۔ مقدمہ کے دوران ان افراد کا کہنا تھا کہ انہوں نے ججوں کو حملوں کا نشانہ اس لئے بنایا کیونکہ عدالتی نظام، شرعی قانون کی بجائے سیکولر قانون کے تحت چلایا جارہا تھا۔ بنگلہ دیش میں اگست ۲۰۰۵ء میں ایک گھنٹے کے دوران کوئی پانچ سو کے قریب بم دھماکے کئے گئے تھے۔

پاکستان میں نائیوں کی شامت

اگر داڑھی بنائی تو حملہ کیا جائے گا

پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ اور قبائلی علاقوں میں نائیوں کی شامت آگئی ہے۔ تشدد پسندوں نے نائیوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے مردوں کی داڑھی بنائی تو ان پر حملہ کیا جائے گا۔ ان دونوں علاقوں میں اب تک کئی نائیوں کو نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ کئی سیلونوں پر حملہ کیا جاچکا ہے۔ کئی سیلونوں کو تو شدت پسندوں نے جلا کر راکھ کردیا ہے۔ اس سے پہلے جہادیوں نے میوزک اور فلمی البم بیچنے والے ویڈیو پارلروں کو اپنا نشانہ بنانا شروع کیا تھا۔ اخبار ''ڈیلی ٹائمز'' کے مطابق جہادی تنظیموں کے نئے فرمان سے نائیوں میں دہشت کا ماحول ہے۔ نائیوں کو وارننگ دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے مسلمان مردوں کی داڑھی کاٹی تو ان کو قتل کردیا جائے گا۔ ان کے گھروں اور سیلونوں میں آگ لگادی جائے گی۔ ایک نائی نے اپنا نام نہ بتانے کی شرط پر اخبار ڈیلی ٹائمز کو بتایا کہ ان دھمکیوں سے ان کے کاروبار پر گہرا اثر پڑا ہے کیونکہ لوگ ان کے سیلونوں میں آنے سے گھبراتے ہیں۔

بغیر دوا کے دمہ کا علاج

سائنسدانوں نے دعوٰی کیا ہے کہ دمہ کے مریضوں کو بنا دوائی کے ٹھیک کیا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ دمہ کے پرانے مریضوں کے لئے یہ طریقہ علاج ایک نیا متبادل ہوسکتا ہے۔ اس طریقہ علاج کو ہیٹ تھیرو پلی کہا جاتا ہے جس میں مریضوں کی سانس کی نلی کو نقصان کرنے والے اجزاء کو جلا دیا جاتا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق دمہ کے علاج کے لئے یہ اپنی طرح کا پہلا طریقہ علاج ہے۔ برٹین کے اخبار ''ڈیلی میل'' کے حوالے سے سائنس دانوں نے کہا ہے کہ یہ طریقہ علاج نیو کیسل یونیورسٹی کے پروفیسر پال کورس اور مانچسٹر کالج کے ان کے ساتھیوں نے کیا ہے اس طریقہ علاج کے مطابق مریض کے پھیپھڑے کے اندر سلائی کی شکل والی ایک پائپ ڈال دی جاتی ہے جو ریڈیائی شعاعیں نشر کرتی ہے۔ ریڈیائی شعاعیں سانس کی نلی کو جام کرنے والے اجزاء کو جلادیتی ہیں۔ تجربے میں پایا گیا کہ جن دمہ مریضوں کو ہارٹ تھیروپی طریقہ علاج مہیا کرایا گیا انہیں نسبتا سال بھر میں دس گنا کم دمہ کے دورے پڑے پال کورس کا کہنا ہے کہ جن لوگوں کو دمہ کی زبردست شکایت ہے ان لوگوں کے لئے یہ طریقہ علاج بہترین متبادل ثابت ہوسکتا ہے۔

تاہم ڈاکٹروں نے اس طریقہ علاج کے بارے میں وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا لمبے عرصہ تک استعمال نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

پاکستان میں توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی

چونی (پاکستان) کے ایک ایڈیشنل ضلعی و سیشن جج نے قصور کے ایک ۴۵ سالہ شخص کو توہین مذہب، توہین قرآن، اور توہین رسالت کا مجرم قرار دیتے ہوئے دس سال قید، عمر قید، سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ سزا پانے والے شخص پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنے گھر میں کلمہ کے الفاظ تبدیل کرکے لکھے تھے۔ ۳ مارچ ۲۰۰۶ء کو قصور میں ایک گاؤں خالصہ کے رہائشی ۴۵ سالہ ٹنٹ کش عبدالحمید پر تعزیرات پاکستان میں توہین مذہب کی دفعات ۲۹۵ اے اور بی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ توہین مذہب کے اس مقدمہ کی سماعت، اس کی حساس نوعیت کی بنا پر قصور کی بجائے کوٹ لکھپت جیل لاہور میں کی گئی۔ گاؤں کی مسجد کے امام قاری غلام مصطفٰی نے سزا پانے والے شخص عبدالحمید پر الزام لگایا تھا کہ اس نے اپنے گھر میں خانہ کعبہ کا ماڈل رکھا ہوا ہے جس پر ایک چادر ڈالی ہوئی ہے اس پر کلمہ طیبہ کے الفاظ تبدیل کرکے اس طرح لکھے گئے ہیں کہ اس میں پیغمبر اسلام کے نام کی بجائے اس کا اپنا نام آتا ہے۔ وکیل صفائی چودھری پرویز اسلام نے عدالت کو بتایا کہ استغاثہ کے ایک گواہ رانا شمعون کا ملزم سے چھ کنال اراضی کی ملکیت پر جھگڑا چل رہا تھا اور اس مقدمہ کے درج ہونے کے بعد انہوں نے ملزم کے مکان سے اس کی بیوی اور پانچ بچوں کو نکال کر اس پر اور متنازعہ زمین پر قبضہ کرلیا۔ وکیل صفائی نے عدالت سے کہا کہ جو چادر ثبوت کے طور پر پیش کی گئی ہے وہ ملزم کی ملکیت نہیں ہے اور نہ اس پر کوئی عبارت اس کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے بلکہ الفاظ چھپے ہوئے ہیں۔ ☆☆☆

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

علام الغیوب خدا ہی کی ذات پاک ہے۔ (الحکم 30 اپریل 1902ء بحوالہ فتاوٰی حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 87)

اسی طرح ایک موقع پر ذکر ہوا کہ بعض جگہ چھوٹے گاؤں میں ایک ہی احمدی گھر ہے اور مخالف ایسے متعصب ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی مر جائے گا تو ہم نماز جنازہ بھی نہیں پڑھیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ:

''ایسے مخالفوں کا جنازہ پڑھ کر احمدی نے کیا لینا ہے جنازہ تو دعا ہے جو شخص خود ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک مغضوب علیہم میں ہے اس کی دعا کا کیا اثر ہے؟ احمدی شہید کا جنازہ خود فرشتے پڑھیں گے ایسے لوگوں کی ہرگز پروا نہ کرو اور اپنے خدا پر بھروسہ رکھو۔'' (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ 219)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی حد تک تو فرمایا ہے کہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے لیکن جہاں تک دنیوی معاشرت و میل جول کا تعلق ہے تو اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا۔ آپ سے ایک مرتبہ سوال ہوا کہ کیا مخالفوں کے گھروں کی چیزیں کھالیں فرمایا:

''نصاریٰ کی پاک چیزیں بھی کھالی جاتی ہیں ہندوؤں کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھالیتے ہیں پھر ان کی چیز کھالینا کیا منع ہے؟ ہاں میں نماز سے منع کرتا ہوں کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو اس کے سوائے دنیوی معاملات میں بے شک شریک ہو احسان کرو مروت کرو اور ان کو قرض دو اور ان سے قرض لو اگر ضرورت پڑے تو صبر سے کام لو شاید کہ اس سے سمجھ بھی جاویں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 235)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (منیر احمد خادم)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16257 :: میں کے وی رقیہ بی زوجہ سی وی محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے غیر منقولہ جائیداد۔ 27 سینٹ زمین مع رہائشی مکان بمقام اولاونا کالیکٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 2700,000 روپے ہوگی۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی دو عدد چوڑیاں 11.970 گرام ایک عدد ہار 18.170 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 2.870 گرام کل 33.010 گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 18989 روپے ہوگی۔ حق مہر 500 روپے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس اکبر احمد الامۃ کے وی رقیہ گواہ سی وی محمد

وصیت 16269 :: میں گلفام احمد ولد محمد یونس قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن عثمان پور ڈاکخانہ عثمان پور ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد گلفام احمد گواہ رفیق احمد عاجز

وصیت 16270 :: میں مینار الاحمد معلم سلسلہ ولد سیف الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید عبد المومن العبد مینار الاحمد گواہ رفیق احمد عاجز

وصیت 16271 :: میں محمد سکتار علی ولد محمد اسیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایوب علی خان مبلغ سلسلہ العبد محمد سکتار علی گواہ رفیق احمد عاجز

وصیت 16272 :: میں شاہد جمعدار معلم سلسلہ ولد دیلو جمعدار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد شاہد جمعدار گواہ رفیق احمد عاجز

وصیت 16273 : میں داؤد احمد خان ولد نذیر احمد خان قوم تیلی پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1996 عمر 34 سال ساکن کوٹھ کلاں ڈاکخانہ کوٹھ کلاں ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 ازر ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سجاد احمد العبد داؤد احمد خان گواہ محمد انور احمد

وصیت 16274 :: میں رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ ولد بدر الدین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد بھٹی العبد رفیق احمد عاجز گواہ ایوب علی خان

وصیت 16275 :: میں سجاد احمد ولد وزیر محمد قوم بڈال پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن شیندرہ ڈاکخانہ شیندرہ ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ سفیر احمد بھٹی العبد سجاد احمد گواہ محمد قاسم نیاز

وصیت 16276 :: میں محمد برکات اللہ ولد رحمت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع منگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد بھٹی العبد محمد برکات اللہ گواہ محمد رفیق بھٹی

وصیت 16277 :: میں حافظ فرمان احمد معلم سلسلہ ولد منظور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 7.2.01 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایوب علی خان العبد حافظ فرمان علی گواہ رفیق احمد عاجز

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 12th April 2007 | Issue No.15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ایم ٹی اے پر عیسائیوں کیلئے تبلیغ اسلام کا عظیم الشان جہاد

اور اس کے خوشکن نتائج

(محمد طاہر ندیم - عربک ڈیسک لندن)

❁ قرآن مجید میں قرآن مجید کے ذریعہ کئے گئے جہاد کو جہاد کبیر فرمایا گیا۔ چند سالوں سے عیسائی علماء اسلام پر طرح طرح کے حملے کر رہے ہیں جن کے تسلی بخش جواب نہ عربوں کی طرف سے دیئے جا رہے ہیں اور نہ ہی عرب سے باہر کی اسلامی دنیا اس کا جواب دے سکی ہے اب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینا شروع کیا ہے کئی عرب اخبارات و رسائل ان پروگراموں کو قسط وار اپنے اخبارات میں شائع کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر کہ الازھر والوں نے اس پروگرام کے ٹکس کو اپنی طرف سے عیسائی معترضین کے سامنے جواب کے طور پر پیش کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی عظیم کاوش کا خلاصہ اور اس کے متعلق ناظرین کی آراء۔ (ادارہ) ❁

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا مطلب ہے Live Discussion یعنی براہ راست گفتگو۔ یہ پروگرام اگست 2005ء میں ایم ٹی اے پر شروع ہوا اور اب تک خدا کے فضل سے نہایت کامیاب اور احمدیوں کے علاوہ پوری دنیا کے عربوں میں بھی بہت زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔

پس منظر

کچھ عرصہ سے ساری دنیا میں اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت کے ساتھ سرگرم عمل ہیں اور عرب دنیا میں خصوصاً ان کی یلغار عروج پر ہے، جہاں کبھی مال سے اور کبھی مذہبی آزادی کے نام پر اور کبھی محض دھونس اور سیاسی یا میڈیا کی طاقت کے بل بوتے پر اسلام کے خلاف منظم پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

عرب ممالک میں اس دلآزارانہ مہم کا ایک بڑا حصہ وہ عربی پروگرام ہے جو مصر کا ایک عربی پادری (زکریا بطرس) ایک ٹی وی چینل پر پیش کرتا ہے جس کا نام ہے أَسْئِلَة عَنِ الْإِيْمَان۔ اس میں اس نے خصوصی طور پر مسلمانوں کے ان عقائد کو موضوع بحث بنایا ہے جن کے بارہ میں وقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں غلط فہمیاں اور بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ وہی عقائد ہیں جن کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ یعنی اس کی تعلیم بگاڑ دی جائے گی اور اسلام بس نام کا ہی رہ جائے گا۔ اور یہی وہ عقائد ہیں جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

ایسا مواد مختلف تفاسیر میں بھی ملتا ہے اور بعض پرانے علماء کی کئی کتب میں بھی موجود ہے۔

عیسائی پادری کے پروگرام کا زہرناک اثر

ان اسلام مخالف پروگراموں کے زہر نے بعض مسلمانوں پر بہت بُرا اثر کیا۔ بعض عرب ممالک میں عیسائیت کی یہ یلغار اتنے بڑے پیمانے پر شروع ہوگئی کہ بڑی کثرت سے لوگ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے جال میں پھنسنے لگے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو اسلام کے خلاف اس مہم میں بھی شریک ہو گئے۔

اس ساری صورتحال کی ایک بڑی وجہ شاید یہ بنی کہ عیسائی پادری مسلمان علماء کی کتب کے حوالے نکال کر دکھاتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کا کوئی جواب ہے تو دو۔ اور کوئی ان امور کے رد میں بولنے والا ہو تو سامنے آئے۔ اس کی باتوں کا عام مسلمانوں کی طرف سے مناسب جواب نہ ملنے کی وجہ سے کئی کمزور ایمان لوگ اسلام سے نکل کر عیسائیت کی آغوش میں جا پہنچے۔

مسلمانوں کی بے بسی

پادری نے جہاں تمام مسلمانوں کو للکارا وہاں جامع الأزہر کے علماء کو بھی چیلنج دیا کہ اگر ہمت ہے تو وہ میرے سامنے آکر ان امور کا جواب دیں۔

ایسی صورتحال میں اسلامی دنیا میں اس کے تین قسم کے ردّعمل سامنے آئے:

1۔ بعض جوشیلے اور ناسمجھ مسلمانوں نے بدزبانی اور بدکلامی کے چند جملے بول کر یہ سمجھا کہ انہوں نے دفاع اسلام کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔

2۔ کچھ لوگوں نے انفرادی طور پر پادری کے پیش کردہ مسلمانوں کی کتب کے حوالوں کا مختلف تاویلوں کے ذریعہ سے دفاع کرنا شروع کر دیا جو کہ کارآمد ثابت نہ ہوا۔

3۔ بعض نے ہمت ہار کر اس بے بسی پر واویلا کرنا شروع کر دیا اور خدا کے حضور مدد کے لئے گریہ وزاری کرنے لگے کہ اے خدا تو خود ہی کسی کو کھڑا کر جو ان کا منہ بند کرے۔

بہرصورت کسی طرف سے کوئی ایسا مدّ مقابل نہ آیا کہ اس دشمن اسلام کے دانت کھٹے کرکے اور اس کی تدبیروں کو خود اس پر ہی الٹا دیتا۔

امید کی کرن

ان حالات میں ایم ٹی اے کبابیر نے عیسائی پادری کے اٹھائے ہوئے بعض بڑے بڑے اعتراضات کے تفصیلی جوابات پر مشتمل کئی ایک پروگرام ریکارڈ کئے جو مسلسل ایم ٹی اے پر نشر ہونے شروع ہو گئے۔

دوسری طرف عیسائی پادری مسلسل مسلمانوں کو للکارتا رہا کہ کوئی ہے تو میرے مدمقابل آئے۔ اس پر احمدی مسلمانوں نے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر سایہ اور حسب ہدایت، اسلام کے دفاع کے لئے اس چیلنج کو قبول کیا اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (جو کہ مصری ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پرانے مخلص احمدی ہیں) نے کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر تیں قسطوں پر مشتمل ایک ویڈیو پروگرام ریکارڈ کیا اور اس کو تحریری صورت میں بھی محفوظ کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام کو ایم ٹی اے پر قسط وار چلانے کا ارشاد فرمایا۔

ثابت صاحب کے پروگراموں کا اثر

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے عیسائی پادری کے پروگرام أَسْئِلَة عَنِ الْإِيْمَان کے ردّ میں اپنے پروگراموں کے اس سلسلہ کا نام أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان رکھا۔ حضور انور نے ان پروگراموں کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ انہیں ایک ویب سائٹ پر ڈال کر عام لوگوں کے فائدہ کے لئے وقف کر دیا جائے جہاں سے اس مواد کو شائع اور نشر کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو کھلی اجازت ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حکیمانہ ارشاد کا یہ عظیم اثر سامنے آیا کہ وہ لوگ جن کو پادری کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں مل رہی تھی ان کے ہاتھ میں مضبوط ہتھیار آ گیا۔ چنانچہ کئی ایک عرب اخبارات اور رسائل نے ان پروگراموں کو قسط وار شائع کرنا شروع کر دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود الأزھر والوں نے اس پروگرام کے ٹیکسٹ کو اپنی طرف سے عیسائی معترضین کے سامنے رسمی جواب کے طور پر پیش کیا۔

کئی ایک ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹس پر بھی ان پروگراموں کو سراہا گیا۔

ان پروگراموں کا تحریری نسخہ کتاب کی صورت میں مصر میں شائع ہو گیا۔ جس کو کافی مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کی ابتدا

اسی عرصہ میں یہ تجویز ہوا کہ عمومی طور پر لوگوں کی زندگی اس قدر مصروف ہو گئی ہے کہ اکثر لوگ کتابوں میں موجود علم اور پرنٹ میڈیا سے استفادہ کی بجائے ٹی وی پر لائیو پروگرامز دیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہٰذا عربی زبان میں جماعتی مسائل اور تعلیمات پر مبنی ٹی وی پر لائیو پروگرامز پیش کئے جائیں۔

ایسے پروگرامز کی ابتدا کا فوری سبب یہ ہوا کہ فلسطین کے ایک مفتی نے جماعت احمدیہ کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ چنانچہ پہلا لائیو پروگرام اس فتوے کے ردّ کے طور پر پیش کیا گیا۔ یاد رہے کہ اس وقت تک اس کا نام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر تجویز نہیں ہوا تھا۔

پھر چند پروگرام مسلمانوں کے دینی نصوص کے فہم کے غلط طریق کے ردّ میں پیش کئے گئے، مثلاً: مقام حدیث، ظاہر کی بجائے اصل مغز کے اختیار کرنے کی ضرورت، ہجرت نبی کریم ﷺ اور اس میں ہمارے لئے پنہاں سبق وغیرہ۔

علاوہ ازیں جب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگراموں کو مقبولیت حاصل ہوئی تو عیسائیوں کی طرف سے کئی ایک اعتراضات بھی موصول ہونے شروع ہو گئے۔ اس لئے تجویز ہوا کہ اس لائیو پروگرام

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں